وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ

وفاق المدارس

ملتان

جلد نمبر ۱۹ شمارہ نمبر ۹ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ اپریل ۲۰۲۲ء

بیاد

شمس العلماء
حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء
حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

محدث العصر
حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مفکر اسلام
حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

رئیس المحدثین
حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

استاذ المحدثین
حضرت مولانا عبد الرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق حقانی مدظلہم
سینئر نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر اعلیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر

مولانا محمد احمد حافظ

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

فون نمبر 061-6514525-6514526-27 فیکس نمبر 061-6539485
Email:wifaqulmadaris@gmial.com web:www.wifaqulmadaris.org

ناشر: حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ◉ مطبع: اقرا اختر پرنٹنگ پریس پرانی غلہ منڈی بوہڑ گیٹ ملتان
شائع کردہ مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

وفاق المدارس کے تحت سالانہ امتحانات	کلمۃ المدیر	۳
دینی مدارس اور وفاق المدارس کی خدمات	شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم	۷
وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات	صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی	۱۶
تزکیہ واحسان: کارِنبوت کا ایک اہم شعبہ	مولانا مفتی خالد محمود	۳۳
اساتذہ تجوید وقراءت کی خدمت میں چند باتیں	شذرہ	۴۳
اخبار الوفاق	ادارہ	۴۴
نتائج	ادارہ	۴۷

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر۔ سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر۔ ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر۔

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 30 روپے، زرسالانہ مع ڈاک خرچ: 360 روپے

كلمة المدير

وفاق المدارس کے تحت سالانہ امتحانات اور نتائج کا اعلان

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

الحمدللہ امسال بھی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت سالانہ امتحانات نہایت پرامن اور نظم وضبط کے ماحول میں انعقاد پذیر ہوئے۔صرف ایک مہینہ دودن کے دورانیے میں نہ صرف لاکھوں طلبہ کے امتحانات ہوئے بلکہ اس دوران پرچوں کی مارکنگ کے بعد تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے بعد رمضان المبارک کے آغاز سے قبل ہی نتیجہ بھی جاری کردیا گیا۔الحمدللہ والشکرللہ!۔

اس سلسلے میں ۳۱/مارچ جمعرات کے روز نماز ظہر کے بعد وفاق المدارس العربیہ کے تحت سالانہ امتحانات کے نتائج کے اعلان کے لیے دارالعلوم کراچی کی جامع مسجد میں ایک سادہ، پروقار اور بابرکت تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت اور نعت سے ہوا، اور بغیر کسی تاخیر کے صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مختصر تمہیدی بیان کے بعد سالانہ نتائج کا اعلان کیا۔

اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ سندھ کے ناظم حضرت مولانا امداداللہ یوسفزئی مدظلہم، پیر طریقت حضرت مولانا حکیم محمد مظہر مدظلہم مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی، مولانا مفتی انس عادل زیدمجدہ نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی ورکن امتحانی کمیٹی وفاق المدارس، حضرت مولانا عبدالرزاق مدظلہم مسئول وفاق المدارس کراچی، حضرت مولانا راحت علی ہاشمی مدظلہم رکن امتحانی کمیٹی وفاق المدارس، حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہم، حضرت مولانا حنیف خالد مدظلہم اور کئی دیگر اکابر علماء موجود تھے۔

صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ نے خطاب کرتے فرمایا:

''اللہ جل جلالہ کا بڑا فضل وکرم ہے کہ آج ہم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے نتائج کے اعلان کے قابل ہوئے۔ دنیا کے لحاظ سے ایک ریکارڈ ہی ہوگا کہ یہ امتحانات ۲۵/رجب المرجب سن ۱۴۴۳ھ سے شروع ہوئے تھے یعنی آج سے ایک مہینہ دودن پہلے، اور آج ہم نے ایک مہینہ دو دن کے دوران الحمدللہ گلگت بلتستان سے کراچی اور بلوچستان کے دور دراز علاقوں گوادر تک پھیلے ہوئے مدارس کے سالانہ امتحانات نہ صرف یہ کہ پرامن فضا میں منعقد کرنے کے قابل ہوئے، کتابوں کے

امتحانات الحمدللہ ایک ہفتے کے اندر مکمل ہوئے اور پھر اتنے پھیلے ہوئے نظام میں جوابی پرچوں کا اکٹھا کرنا اوران کو جانچنے کا مکمل انتظام کرنا خاصا محنت طلب کام ہے۔ میں آپ کو بتاؤں کہ وفاق المدارس کے دفتر حاضر ہوا تھا وہاں پتا چلا کہ جوابی پرچے پورے ملک سے جتنے پہنچے تھے،صرف جوابی پرچوں کا وزن ۳۷ ٹن تھا،اور یہ ساری کارروائی مکمل کرنے کے بعد آج یہ سارا کام صرف ۳۲ دن کے اندر مکمل کر کے الحمدللہ اس قابل ہوئے ہیں کہ مفصل نتائج آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اوراس موقع پر ہمارے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے روح رواں مولانا حنیف جالندھری آج کل ایک ذاتی سفر پر ہیں،ان کی کمی محسوس ہورہی ہے،لیکن الحمدللہ وہ ٹیلی فون پر ہمارے ساتھ موجود ہیں،ان کی جسمانی طور پر غیر موجودگی میں مولانا امداد اللہ صاحب صوبہ سندھ کے ناظم ہیں وہ ان کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے تشریف لائے۔ میں ان کا شکر گزار ہوں۔‘‘

حضرت صدر وفاق مدظلہم کے ان تمہیدی کلمات کے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے بارے میں مختصر دورانیے پر مشتمل ایک جامع ڈاکومینٹری دکھائی گئی جس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے کئی اہم پہلوؤں کو نمایاں انداز میں پیش کیا گیا۔

بعدازاں حضرت صدر وفاق مدظلہم نے پوزیشن ہولڈر طلبہ کے نام،حاصل کردہ نمبرات اور پوزیشنز کا ذکر کیا؛ آخر میں آپ نے فرمایا کہ:

’’میں تہِ دل سے ان تمام طلبہ و طالبات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ماشاء اللہ امتیازی پوزیشنیں حاصل کی ہیں۔ ان کے اساتذہ کو بھی،ان کے گھر والوں کو بھی اور ان کے مدارس کو بھی جن میں انہوں نے تعلیم پائی اللہ تعالیٰ علم باعمل کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

اس کے ساتھ ہی آپ نے اعلان فرمایا کہ وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ہمارے ساتھ آن لائن ہیں،وہ بھی اپنے تاثرات کا اظہار کریں گے۔ چناں چہ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے اپنے مختصر بیان میں کہا:

’’وفاق المدارس العربیہ پاکستان جو عالم اسلام کی دینی تعلیم وتربیت کی سب سے بڑی تنظیم ہے،اور پوری دنیا میں اس کی مثال نہیں ہے،اس کے سال رواں ۱۴۴۳ھ مطابق ۳۱/مارچ ۲۰۲۲ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر محترم حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے وفاق المدارس کے اکابرین اور ذمہ داران کی موجودگی میں اعلان کیا اس پر میں سب سے پہلے وفاق المدارس العربیہ

پاکستان کے صدر محترم، نائب صدر، وفاق المدارس کے سرپرست حضرات، اراکین مجلس عاملہ، ناظمین وفاق اور جملہ مسئولین، وفاق المدارس کے مرکزی دفتر کے ناظم اور تمام رفقائے کار، ممتحنین و ممتحنینِ اعلیٰ، وفاق کی امتحانی کمیٹی کے معزز اراکین، ان تمام حضرات کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، بلاشبہ اتنی قلیل مدت میں ساڑھے چار لاکھ طلبہ وطالبات کے پرچوں کی چیکنگ اور نتائج کی تیاری بڑی بات ہے، عام طور پر رمضان المبارک کے آغاز میں نتائج کا اعلان ہوتا ہے، مگر اس مرتبہ الحمدللہ رمضان المبارک سے پہلے ہی یہ اعلان ہوا، اس پر جن حضرات نے محنت کی میں ان سب حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، اس کے بعد جتنے بھی طلبہ وطالبات نے پوزیشنیں لی ہیں ان کو، ان کے مدارس وجامعات کو اوران کے والدین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ایک دو باتوں کی طرف یاد دہانی کے طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں...... وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے امتحانات جیسا کہ آپ حضرات جانتے ہیں یہ بیک وقت کراچی سے کوئٹہ اور پشاور سے گلگت اور مظفرآباد تک ہوتا ہے۔ اس کی ایک امتیازی بات یہ ہوتی ہے کہ امتحان میں جو بھی شریک طلبہ وطالبات ہوتے ہیں، یہ گویا پورے ملک کا مقابلہ کرتے ہیں۔ حکومت کی سطح پر یا پرائیوٹ تعلیمی بورڈ کی سطح پر جو امتحانات ہوتے ہیں وہاں ایک ضلع یا ایک ڈویژن یا زیادہ سے زیادہ ایک صوبے کے طلبہ سے باہمی مقابلہ ہوتا ہے مگر وفاق المدارس کے امتحانات ملکی سطح پر بلکہ اب تو عالمی سطح پر ہوتے ہیں، بیرون ملک بھی وفاق کے تحت امتحانات ہوئے ہیں تو گویا ان طالب علموں کا نہ صرف اپنے مدرسہ کے طلبہ وطالبات سے مقابلہ ہوتا ہے بلکہ ملک سے باہر طلبہ وطالبات کے ساتھ بھی مقابلہ ہوتا ہے، جس میں ایسے مدارس وجامعات بھی ہوتے ہیں جو گاؤں اور دیہات میں ہیں اور وہ مادی اعتبار سے پسماندہ ہوتے ہیں، مگر ان کے طلبہ بھی پوری ملک کے طلبہ سے امتحان میں شریک ہوکر مقابلہ کرتے ہیں۔

دوسری امتیازی بات یہ ہے کہ آپ نے الحمدللہ دیکھا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا نظام صاف اور شفاف بھی ہے، محفوظ بھی ہے، مستحکم بھی ہے، حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم سمیت کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون اور کس مدرسہ کا طالب علم پوزیشن لے رہا ہے؟ یہ جب اعلان ہوتا ہے اور آخر میں حتمی شکل میں نتیجہ سامنے آتا ہے تو اس وقت معلوم ہوتا ہے، اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارا امتحانی نظام مضبوط بھی ہے اور مستحکم بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوزیشنیں پورے ملک میں تقسیم ہوتی ہیں۔ ان میں ایسے مدارس بھی شامل ہیں جن کے نام زیادہ نمایاں نہیں ہیں؛ یا جن کا تعلق گاؤں اور دیہاتوں سے ہے یا پسماندہ

علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہاں کے طلبہ و طالبات نے بھی پوزیشن لی ہیں، یہ اس کے صاف وشفاف ہونے کی علامت ہے۔ان دو باتوں کی طرف متوجہ کرنا چاہ رہا تھا۔

باقی میں شکرگزار ہوں صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ کا، اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے۔تمام نائبین صدر کا، سرپرستوں کا اور جملہ خدامِ وفاق کا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کی برکت سے اس قابل بنایا، ہم اول وآخر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ان امتحانات کا انعقاد بھی محفوظ اور پرامن طریقے پر ہوا اور کم سے کم مدت میں نتائج کا بھی اعلان ہوا۔اللہ تعالیٰ اسے مبارک فرمائے۔اور تمام مدارس و جامعات اور طلبہ و طالبات کو بھی مبارکباد، قائدین وفاق کو بھی مبارک اور آج کی اس مجلس میں شریک تمام حضرات کو مبارک باد۔ بالخصوص اپنے شیخ ؛صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کا کہ اس مبارک مجلس میں مجھے بھی آن لائن شریک ہونے اور گزارشات پیش کرنے کا موقع دیا۔وماعلینا الا البلاغ!۔‘‘

ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم العالیہ کے خطاب کے بعد صدر وفاق مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ نے دعا فرمائی اور اس طرح یہ مبارک مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

یہ مجلس لائیو نشر کی گئی اور پوری دنیا میں سنی گئی۔اس کے بعد مرکزی دفتر وفاق سے آن لائن رزلٹ چیک کرنے کا لنک اوپن کردیا گیا۔قومی اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا کو بھی خبریں جاری کی گئیں۔چناں چہ اگلے روز قومی اخبارات میں بھرپور کوریج مشاہدے میں آئی۔

اس موقع پر مرکزی دفتر وفاق کے کارکنان کی محنت وکاوش کو داد نہ دینا حد درجہ بخل ہوگا۔قلیل مدت اور محدود عملہ کے ساتھ اپنے امور کی قابل تقلید و قابل رشک طریقے سے انجام دہی اکابر وفاق کی دعاؤں، انتظامیہ کی سلیقہ مندی اور جملہ کارکنان وفاق کی مخلصانہ وشبانہ روز مساعی کی بدولت ہی ممکن ہوتی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام محنتوں کو شرف قبول عطا فرمائیں، تمام کارکنان ومعاونین کو جزاء خیر عطاء فرمائیں اور وفاق المدارس کی ہمہ قسم شرور وفتن سے حفاظت فرمائیں اور دن دگنی رات چوگنی ترقی عطاء فرمائیں۔آمین۔

☆......☆......☆

دینی مدارس اور وفاق المدارس کی خدمات

خطاب: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم

ضبط وترتیب: سعداللہ سعدی

6/جنوری 2022ء کو ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ العالی، کوئٹہ میں وفاق المدارس کے تحت "خدمات دین مدارس کانفرنس" تقسیم انعامات پوزیشن ہولڈرز (بابت تقسیم انعامات پوزیشن ہولڈرز طلبہ وطالبات) جامعہ امدادیہ تشریف لے گئے اور سحر انگیز خطاب فرمایا۔آپ کے خطابات علم اور معلومات سے بھرپور؛خصوصاً دینی مدارس کے تحفظ وبقا کے حوالے سے قابل غور افکار سے آراستہ ہوتے ہیں، چناں چہ اس خطاب کو افادہ عام کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔(ادارہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد:

قابل احترام واجب الاکرام ممتاز علمائے کرام، شرکائے اجتماع! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں سب سے پہلے جامعہ امدادیہ کوئٹہ کے مہتمم حضرت مولانا قاری نورالدین صاحب دامت برکاتہم اور آپ تمام حضرات کا فرداً فرداً وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں، کہ جامعہ امدادیہ نے دل ونگاہ بچھائے، میزبانی قبول فرمائی اور آپ حضرات سخت سردی کے موسم کے باوجود قریب اور دور سے، اور بلوچستان کے دشوار گزار علاقوں سے یہاں تشریف لائے، اس اجتماع کو رونق بخشی، اللہ تبارک وتعالی آپ کو اس کی بہترین جزاء نصیب فرمائے، میں بھی آپ کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے اس اجتماع میں شریک ہونے کے لیے، آپ کی ملاقات وزیارت کا شرف حاصل کرنے کے لیے گزشتہ روز دن کو دو بجے ملتان سے لاہور گیا، وہاں رات کے دس بجے جہاز پر روانہ ہوکر گیارہ بجے کراچی پہنچا، قیام گاہ پر پہنچتے اور سوتے تک رات کے دو بج گئے، اور نماز فجر کے بعد شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی قیادت میں یہ قافلہ کراچی سے بذریعہ جہاز روانہ ہوکر کوئٹہ پہنچا، میں نے آپ کی ملاقات کے لیے بڑی مشقت اٹھائی ہے، اور میں صرف آپ کی برکت حاصل کرنے کے لیے اس نیت سے آیا کہ بلوچستان کو مادی اعتبار سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے گلے شکوے ہوں گے وہ بجا ہے، اس میں محرومی کا احساس ہے، اس کے حقوق اس کو نہیں دیے جارہے، مگر وفاق المدارس...... الحمدللہ! ...... تعلیمی ودینی اعتبار سے اور آپ کی خدمات کے حوالے سے آپ کو سلام کرتا ہے، کہ آپ پسماندہ نہیں بلکہ آگے

ہیں، آپ کو اس حوالے سے کوئی پسماندگی کا احساس نہ ہو۔ حضرت مولانا امداد اللہ صاحب نے فرمایا کہ بلوچستان میں صرف دو سینٹر ہوتے تھے، اب ماشاء اللہ بیسیوں نہیں سینکڑوں سینٹر ہیں۔ اور دینی و تعلیمی میدان میں الحمدللہ بلوچستان ترقی کر رہا ہے، بلوچستان کے مدارس کے طلبہ وطالبات کو جو آج وفاق کی طرف سے انعامات دیے گئے وہ اس کے ثبوت اور دلیل ہے۔ آپ حالاں کہ مادی اعتبار سے پسماندہ علاقے میں ہیں لیکن الحمدللہ، آپ کے ان مدرسوں کے طلبہ وفاق کے تحت امتحانات میں کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور، ملتان، فیصل آباد اور ملک کے دیگر شہروں کے مدرسوں کے طلبہ سے مقابلہ بھی کر جاتا ہے، اور کبھی آگے بھی نکل جاتا ہے۔ جہاں کے مدارس میں سہولتیں یہاں کی بنسبت کم ہے، بعض جگہوں میں شاید زیادہ ہو۔ سبحان اللہ!۔

مجھے آپ سے چار موضوعات پر بات کرنی ہے...... پہلا موضوع: دینی مدارس کی خدمات...... دوسرا وفاق المدارس کی خدمات ...... تیسرا دینی مدارس پر لگائے گئے الزامات کی حقیقت ......اور چوتھا موضوع مدارس کے لیے موجودہ دور میں چیلنجز۔

دینی مدارس کی خدمات:

مدارس کی خدمات کی طرف اس لیے متوجہ کر رہا ہوں، تا کہ آپ جمعہ وعیدین وغیرہ کے اجتماعات میں سالانہ دینی مدارس کے پروگراموں میں دینی مدارس کی خدمات بار بار بیان کیا کریں، تا کہ عوام کے ذہنوں میں دینی مدارس کی خدمات علی وجہ البصیرت جگہ پالے، ان مدارس کی خدمات اسلام کی تاریخ کا روشن باب ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے بعد وجود میں آیا، نہیں، نہیں، مدرسہ اس دن بنا جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی غارحرا میں ''اقراء باسم ربک الذی خلق'' نازل ہوئی ہے، سبحان اللہ!۔

مدرسہ کب بنا؟...... جس دن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا آغاز ہوا، مدرسہ اس دن بنا جس دن اقراء باسم ربک الذی خلق، نازل ہوا، صرف اقراء نہیں، اقراء کے ساتھ باسم ربک الذی خلق پڑھنا بھی ہے، پڑھنا بھی وہ جس سے رب کی پہچان ہو، جس سے خالق کی پہچان ہو، جس سے مالک کا تعارف ہو، جب یہ آیتیں جناب نبی کریم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں، غار حرا میں مکۃ المکرّمہ میں نازل ہوئیں اسی دن مدرسہ وجود میں آ گیا، اسلام کا سب سے پہلا مدرسہ غار حرا بنا ہے۔

اس لیے میرے دوستو! جتنی پرانی تاریخ اسلام کی ہے اتنی پرانی تاریخ مدرسے کی ہے، جس دن دنیا میں اسلام آیا اسی دن دنیا میں مدرسہ آیا، مدرسہ اور اسلام لازم اور ملزوم ہے، مدرسہ اور اسلام ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں مدرسے کو اسلام سے اور اسلام کو مدرسے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے آج دنیا کے جن ملکوں میں مدرسہ نہیں ہے،

وہاں نام کا اسلام ہے حقیقت کا اسلام نہیں ہے۔اسلام کی روح نہیں ہے، اور جہاں مدرسہ موجود ہے وہاں اسلام حقیقت اور روح کے ساتھ موجود ہے۔اسلام کی تاریخ چودہ سو سال زیادہ عرصے پر محیط ہے، مدرسے کی خدمات بھی چودہ سو سال سے زیادہ عرصے پر محیط ہیں، اسلام اور مدرسہ اکھٹے چلے ہیں، ساتھ ساتھ چلے ہیں، نبوت اور مدرسہ ساتھ ساتھ چلے ہیں، اس لیے کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اور بعثت کا مقصد جو بیان کیا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ(الآية)

یہ مقاصد بعثتِ پیغمبر ہیں، اور مدرسے کے مقاصد بھی یہی ہیں۔اس کا شعبہ تحفیظ تلاوت آیات،قرآن کی تجوید وتحفیظ کی خدمت کرر ہاہے، اس کا درس نظامی کا شعبہ تعلیم کتاب دے رہاہے، تعلیم حکمت وبصیرت دے رہاہے، اور پھر اس کا جو تربیتی نظام ہے وہ تزکیہ کرر ہاہے، اس لیے پیغمبر کی نبوت جس دن دنیا میں آئی اسی دن مدرسہ بھی آ گیا، نبوت دار ارقم جاتی ہے مدرسہ بھی دارارقم میں جاتا ہے، نبوت مکہ سے مدینہ آتی ہے، مدرسہ بھی مکہ سے مدینے آجاتا ہے، اگر بیت اللہ اور غارِ حرا مکے میں مدرسہ بنتا ہے، تو مسجد نبوی جب بنتی ہے تو وہیں صفہ چبوترے پر مدرسہ بھی وجود میں آجاتا ہے، اس لیے لوگوں کو بتاؤ کہ مدرسہ کیا ہے؟ مدرسہ اسلام کی تعلیم کے مرکز کا نام ہے، اس لیے ہم کہتے ہیں اگر اسلام چاہیے تو پھر مدرسہ بھی ضروری ہے، اور اگر ریاست مدینہ کی بات کرتے ہو، تو ریاست مدینہ کا تصور مدرسے اور مسجد کے بغیر نظر نہیں آتا۔ وہ ریاست، ریاست مدینہ کہلانے کی کبھی حقدار نہیں بن سکتی جہاں مدرسہ نہ ہو، اور جہاں پر مسجد نہ ہو۔مسجد کو گرانے کا آڈر کیا جائے اور پھر ریاست مدینہ کی بات کی جائے، شرم آنی چاہیے۔مدرسہ نئ چیز نہیں ہے، مدرسہ ایک تاریخ رکھتا ہے، اور وہ تاریخ چودہ سو سال سے زیادہ عرصے پر محیط ہے، یہ جمعہ جمعہ آٹھ دن میں مدرسہ نہیں بنا۔

اس مدرسے نے انسانیت کو کیا دیا؟...... میں آسان لفظوں میں یہ کہتا ہوں! کہ اس مدرسے نے انسانیت کو انسانیت کا درس دیا، اور مختصر لفظوں میں کہتا ہوں کہ مدرسہ نہ ہوتا تو مجھے پتہ نہ چلتا اللہ کون ہے؟ مجھے اللہ تعالیٰ کا تعارف مدرسے نے کرایا، مدرسہ نہ ہوتا مجھے پتہ نہ چلتا کہ پیغمبر اور انبیاء کیا ہیں؟ نبیوں اور پیغمبروں کا تعارف مجھے مدرسے نے کرایا، مدرسہ نہ ہوتا تو مجھے پتہ نہ چلتا کہ ختم نبوت کیا ہے؟ ختم نبوت کا تعارف مدرسے نے کرایا ہے۔

مدرسہ نہ ہوتا تو مجھے صحابہ کا پتہ نہ چلتا کہ صحابہ کون ہیں؟ صحابہ کا تعارف مجھے مدرسے نے کرایا، مدرسہ نہ ہوتا مجھے پتہ نہ چلتا تابعین کون ہیں؟ تبع تابعین کون ہیں؟ محدث کون ہیں؟ فقہاء کیا ہیں؟ مجتہد کیا ہے؟ قرآن کیا ہے؟ سنت کیا ہے؟ شریعت کیا ہے؟ حلال کیا ہے؟ حرام کیا ہے؟ جائز کیا ہے؟ ناجائز کیا ہے، فرض کیا ہے، واجب کیا ہے،

سنت کیا ہے، مستحب کیا ہے، نفل کیا ہے، موت کیا ہے، زندگی کیا ہے، عالم برزخ کیا ہے، عالم ارواح کیا ہے، عالم دنیا کیا ہے، قیامت کا حساب و کتاب کیا ہے، وزن اعمال کیا ہے، عدل وانصاف کیا ہے، جنت اور جہنم کیا ہے، مدرسہ نہ ہوتا مجھے ان تمام میں سے کسی چیز کا پتہ نہ چلتا، یہ بھی پتہ نہ چلتا کہ میں کہاں سے آیا، کیوں آیا؟ میں نے جانا کہاں ہے، میری منزل کہاں؟ یہ مجھے مدرسے نے بتایا کہ حنیف تو کہاں سے آیا، تجھے کہاں جانا ہے، تیری منزل کیا ہے، مدرسہ نہ ہوتا پتہ نہ چلتا، قبر میں کیا ہوگا؟ حشر میں کیا ہوگا؟ صراط مستقیم کیا ہے، ہدایت کیا ہے، دعوت کیا ہے، تبلیغ کیا ہے، جہاد کیا ہے، نماز کیا ہے، روزہ کیا ہے، زکوۃ کیا ہے، حج کیا ہے؟ مجھے جہاد بتایا مدرسے نے، دعوت و تبلغ سکھائی مدرسے نے، اسلامی سیاست سکھائی مدرسے نے، قرآن وسنت کا پتہ بتایا مدرسے نے، تزکیہ بتایا مدرسے نے، مدرسے نے مجھے بتایا کہ تو کون ہے اور تیرا مقصد زندگی کیا ہے؟ اگر مدرسہ نہ ہوتا شاید میں اور آپ مسلمان بھی نہ ہوتے، اور اگر پیدائشی مسلمان تو ہو گئے مگر ہمیں پتہ نہ چلتا طہارت کیا ہے، ناپاکی کیا ہے؟ ہمیں وضو کا طریقہ مدرسے نے سکھایا۔

میرے دوستو! مدرسے کی خدمات اپنے منبر ومحراب سے بیان کیا کرو۔ مدارس کے خلاف جتنی تحریکیں ہیں یہ درا صل اسلام کے خلاف ہیں، بین الاقوامی اور استعماری طاقتیں ہیں جنہوں نے مدرسے کو ہدف بنایا ہے، ہم بار بار مدرسے کی خدمات بیان کریں گے تو ان کو جواب بھی ملے گا، اور ہمارے لوگوں کو پتہ بھی چلے گا کہ مدرسہ کیا ہے؟۔

پہلی خدمت:......قرآن وسنت، شریعت، نبوت اور وحی کے تمام علوم سب کے درجے میں اللہ نے محفوظ کرائے ہیں مدرسے کے ذریعے، بسم اللہ کے "ب" سے والناس کے "سین" کے صرف الفاظ ہی نہیں، پورے معنیٰ قرآن کے سارے علوم حضورؐ کی تمام احادیث، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سنتیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات ، آپ کی پوری زندگی آج اصل مکمل شکل میں محفوظ ہیں مدرسے کی برکت سے، مدرسے نے کردار ادا کیا ہے دینی علوم کی حفاظت میں۔

دوسری خدمت:......صرف حفاظت نہیں اشاعت بھی کی ہے، سنبھال کر نہیں رکھا، آگے بھی پہنچایا ہے، اس کے تعلیم وتعلم، درس وتدریس اگرچہ مارکیٹ میں دنیا نے قیمت نہیں لگائی اس نے کہا مجھے تم سے قیمت نہیں چاہیے اللہ سے چاہیے......**لا اسئالکم علیه اجراً ان اجری الا علی اللّٰه۔**

تیسری خدمت:......مدرسے نے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کو قرآن کے حافظ، قرآن کے قاری، دین کے عالم، مؤذن، امام اور خطیب مدرسے نے دیے ہیں۔ رمضان المبارک آرہا ہے، اگر ہم یہ کہہ دیں کہ مدرسوں میں پڑھے ہوئے حافظ تراویح میں قرآن نہیں سنائیں گے، وزیراعلیٰ بلوچستان اس کا انتظام کرے، اس بار مسجدوں میں وہ

حافظ قرآن سنائیں گے جوسکولوں میں تیار ہوئے ہوں، تو کیا کہیں کسی مسجد میں مکمل قرآن کی تراویح ہوگی؟ شاید ایک دو حافظ، یا شاید وہ بھی نہ ملیں کہ قرآن سنائیں۔ ان کو تو سورۃ اخلاص نہیں آتی، وزیر داخلہ کو نہیں آتی، جب مجھ سے اس بارے پوچھا گیا، میں نے کہا کہ وزیر داخلہ مدرسے میں داخلہ لے لے، ہم پورے اخلاص کے ساتھ سورۃ اخلاص سمیت پورا قرآن سکھائیں گے۔

انگلینڈ کے وزیر خارجہ ہمارے ہاں آئے، مدرسے کے حوالے سے میں نے رپورٹ پیش کی، اور کہا جناب! مدرسے آپ کے انگلینڈ کی بھی خدمت کرتے ہیں، انہوں نے پوچھا کیسے؟ میں نے کہا کہ برطانیہ میں جو مسلمان رہتے ہیں، ان کی دینی ضرورتوں کو پاکستان کا پڑھا ہوا مولوی پورا کر رہا ہے۔ وہ آپ کے ملک کے عوام کی بھی خدمت کر رہے ہیں۔ میرے دوستو! مدرسے نے تمام علوم کی حفاظت کی، تمام علوم اسلامی کی اشاعت کی، افراد مہیا کیے، رجال کار مہیا کیے۔

چوتھی خدمت:...... مدرسے نے غریب کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی عطا کی ہے۔ اگر مدرسہ نہ ہوتا تو غریب کا بچہ تو پڑھ ہی نہیں سکتا تھا وہ جاہل رہتا، اس لیے کہ گورنمنٹ کے سکولوں میں تعلیم نہیں ہے، پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم تجارت بن گئی ہے، فیسیں زیادہ ہیں، اگر مدرسہ نہ ہوتا غریب کے بچے اور متوسط طبقے کے بچے کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ علم کیا ہے؟

پانچویں خدمت:...... ملکی شرح خواندگی میں مدرسہ کردار ادا کر رہا ہے، تعلیم کا فروغ کر رہے ہیں، آج بھی پاکستان کے کتنے ایسے علاقے ہیں جہاں کوئی پرائمری سکول نہیں، مڈل سکول نہیں، وہاں کوئی کالج نہیں، یونیورسٹی کا نام ونشاں نہیں، آپ کے بلوچستان کے کتنے پہاڑ ہیں، کتنے پسماندہ علاقے ہیں، جہاں کسی اسکول کا نام ونشان نہیں، لیکن وہاں الحمدللہ مسجد و مدرسہ یا مکتب موجود ہے جو اپنے علاقے کے بچوں اور بچیوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر قرآن کی روشنی دے رہا ہے۔

چھٹی خدمت:...... بلوچ، پٹھان، پنجابی، سرائیکی، سندھی، مہاجر اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگوں کو مدرسے نے ایک چھت کے نیچے پڑھایا بھی اور ایک چھت کے نیچے رکھا بھی، آپ پاکستان کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں، مدرسے نے قومی اور ملی وحدت کو مضبوط کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے، مدرسے نے زبان کی بنیاد پر، لسانیت کی بنیاد پر، علاقائیت کی بنیاد پر، صوبے کی بنیاد پر جو نفرت پھیلاتے تھے، ان کے آگے کھڑے ہو کر اسلام کی محبت کا پیغام، اخوت و بھائی چارے کا پیغام آگے بڑھا دیا ہے، اور اس نے پاکستان کو ایک قوم بنانے کی کوشش کی ہے۔

ساتویں خدمت:...... مدرسے نے عورتوں میں تعلیم کو عام کیا ہے، ابھی وفاق کی خدمات میں بتاؤں گا کہ بنین کے مدرسے کم ہیں، بنات کے زیادہ ہیں، کہتے ہیں مولوی عورت کی تعلیم کا دشمن ہے، حالاں کہ انہوں نے عورتوں کی تعلیم میں اتنی ترقی نہیں کی ہے جتنی ہم نے کی ہے۔ ہمارے ہاں تعداد حکومت سے زیادہ ہے، سکولوں کے سینٹر سے ہمارے سینٹر تناسب کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔

آٹھویں خدمت:...... میرے دوستو! اس مدرسے نے برصغیر کی آزادی میں کردار ادا کیا ہے، یہ برصغیر آزاد نہ ہوتا، انگریز یہاں سے نہ نکلتا اگر آپ کے مدرسوں کے پڑھے ہوئے علماء میدان میں نہ آتے۔ اکیلا شیخ الہند ایک طرف اور باقی تمام ایک طرف۔ نسبت کوئی نہیں ہے۔ برصغیر کی آزادی میں مدرسے کا کردار ہے، اس قوم کو غلامی سے نکالا ہے، اور پھر آپ کے پاکستان کے قیام میں مدرسے کا کردار ہے، مدرسوں کے پڑھے ہوئے پاکستان کے قیام کی تحریک کا ساتھ نہ دیتے کبھی پاکستان آزاد نہ ہوتا، اسی لیے پہلا جھنڈا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے کراچی میں، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے ڈھاکے میں لہرایا تھا۔ جو قائد اعظم کی طرف سے اعلان و اقرار تھا کہ اگر یہ علماء نہ ہوتے پاکستان کبھی نہ بنتا۔

نویں خدمت:...... مدرسے کے علماء نے قرارداد مقاصد کی صورت میں پاکستان کا قبلہ متعین کیا، پاکستان کے پہلے آئین کی بنیاد آپ کے مدرسوں نے اور علما نے رکھی۔

دسویں خدمت:...... ختم نبوت کا مسئلہ آپ کے مدرسوں کے علماء نے حل کروایا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت علمائے کرام نے کروایا۔ پاکستان کے استحکام میں انہوں نے کردار ادا کیا۔ اور حال ہی میں جو دہشتگردی کے خلاف، مسلح جدوجہد کے خلاف آپ کے علماء، جمعیت علمائے اسلام اور وفاق المدارس نے لاہور میں تین سو علماء کا اجتماع کر کے، پشاور میں اجتماع کر کے اس پاکستان کی حفاظت کے لیے اور اسلام کے حقیقی پیغام کو آگے پہنچانے کا کردار آپ کے مدرسوں کے علماء نے ادا کیا، اور ابھی پیغام پاکستان بھی مدرسوں نے جاری کر دیا ہے۔ سیاست کے میدان میں بھی علماء کرام کا کردار ہے۔ اسلامی بینکاری میں بعض کو اختلاف ہوگا لیکن سودی نظام کو ختم کرنے کی کوشش کے لیے مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم میدان میں آئے۔ (تلک عشرۃ کاملۃ)

مدرسہ ہماری تاریخ کا سرمایہ ہے:

میرے دوستو! مدرسہ ہماری تاریخ کا سرمایہ ہے، مدرسہ مسلمانوں کی تاریخ کا روشن باب ہے۔ مدرسہ پاکستان کے جغرافیے کا بھی تحفظ کرتا ہے اور نظریے کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ یہ پاکستان کا اور اسلام کا چوکیدار ہے، اور میں آپ سے پوچھتا ہوں دنیا کی قومیں اپنے چوکیداروں کو کمزور کرتے ہیں یا مضبوط؟ دنیا کی قومیں اپنے پہرہ داروں کو مضبوط

کرتی ہیں کمزور نہیں، میں پاکستانی حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ یہ مدرسہ پاکستان کا چوکیدار ہے، اسلام کا بھی، عالم اسلام کا بھی، امت مسلمہ کا بھی، اسلامی تہذیب وتمدن کا بھی، روایات کا بھی، اقدار کا بھی، علوم کا بھی، اس مدرسے کو مضبوط کرو کمزور نہ کرو۔

مدرسہ امن کا علمبردار ہے۔ مدرسہ محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ میں 2004 میں امریکہ گیا، پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ایران، اور افغانستان کا وفد تھا۔ وہاں مجھ سے سوال کیا۔ مولانا آپ کا مدرسہ کوئی امن کی بھی تعلیم دیتا ہے؟ میں نے کہا مدرسہ دیتا ہی امن کی تعلیم ہے۔ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام محبت کا اور سلامتی کا دین ہے۔ میں نے ایک واقعہ سنایا۔ خیبر کے باغات میں دو صحابہ کرام جا رہے تھے۔ اچانک حملہ ہوا۔ ایک شہید ہوئے اس پاس سارے یہودی مسلمان کے دشمن رہتے تھے دونوں صحابہ کرام کے راستے الگ ہوئے تھے ایک دن کے بعد جب اس شہید کی لاش ملی تو دوسرے صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودیوں نے مارا ہے۔ لہذا قصاص ان سے لیں۔ خون صحابی کا ہوا ہوا مسلمان کا ہوا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا جا رہا ہے اس خون کا قصاص لیا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ لاؤ، انہوں نے کہا یا رسول اللہ گواہ تو نہیں، ہم نے دیکھا تو نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کھاؤ قاتل کی تعیین کروا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے نہیں قسم کیسے کھالیں؟۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا گواہ بھی تمہارے پاس نہیں قسم کھا کر تم قاتل کا تعین کرنے کے لئے تیار بھی نہیں تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں عدل وانصاف قائم کرنے کے لیے آیا ہے بغیر ثبوت کے دشمن کو بھی سزا دینے کے لیے تیار نہیں۔

میں نے کہا یہ سب ہم مدرسے میں پڑھاتے ہیں اور آپ لوگوں نے ایک ملک پر حملہ کیا بغیر ثبوت کے دنیا کی کسی عدالت میں مقدمہ چلائے بغیر کیا، آپ نے کسی عدالت میں ثبوت پیش کیے کہ 11 / 9 نائن الیون کا یہ مجرم ہے اور یہ ثبوت ہے؟!۔

ہم لوگ تو امن کی تعلیم دیتے ہیں اور جو لوگ ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرائیں اور لاکھوں انسانوں کو قتل کر دیں ان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ امن کی بات کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی اپنے ساتھ بیٹے کو لے کر حاضر ہوئے، عرض کیا: حضور صلی اللہ وسلم آپ گواہ رہیں یہ میرا بیٹا ہے، جہالت کے دور میں باپ بیٹے کی جگہ اور بیٹے کو باپ کے جگہ قتل کیا جاتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہالت کا دور نہیں اسلام باپ کے جرم میں بیٹے کو اور بیٹے کے جرم میں باپ کو نہیں پکڑا جائے گا میں نے کہا ہم مدرسہ میں یہ تعلیم دیتے ہیں اور ایک آپ ہو کہ کسی ملک پر بم گرا کر لاکھوں انسانوں کا خون بغیر

ثبوت کے کرتے ہو...... یہ مدرسے کی چند خدمات کا ذکر ہوا۔

وفاق المدارس کی خدمات:

مدارس تو امریکہ میں بھی ہیں انڈونیشیا میں بھی ہیں ملائیشیا اور تھائی لینڈ میں بھی ہیں فرانس جرمنی، ترکی میں بھی ہیں، ہندوستان میں بنگلہ دیش اور دیگر ملکوں میں بھی ہیں الحمدللہ ہر جگہ مدرسہ ہے مگر کہیں پر بھی ''وفاق المدارس'' نہیں ہے۔ پاکستان اللہ کی وہ نعمت ہے کہ یہاں پر مدرسے بھی ہیں اور وفاق بھی ہے۔

بعض طلبہ کہتے ہیں وفاق نے ہمیں کیا دیا ہے؟ فیس لیتا ہے اور اسناد دیتا ہے...... نہیں!

وفاق نے صرف سند نہیں دی بلکہ بہت بڑا رشتہ دیا ہے، پہچان دی ہے...... نسبت دی ہے۔

سب سے پہلے وفاق 1959 انیس سو انسٹھ میں بنا آج سے 63 سال پہلے۔ آج سے 63 سال پہلے یہ وفاق میرے دادا حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ، مولانا شمس الحق افغانی، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی، حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہم اللہ نے یہ وفاق بنایا تھا۔ جن کے بارے میں میں کہتا ہوں یہ اتنے اخلاص والے تھے کہ اخلاص کو بھی ان پر ناز تھا۔

1961 میں وفاق کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا خیر المدارس ملتان میں، حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک تقریر کی، اس مجلس میں بڑے بڑے علماء اور جبال العلم موجود تھے اساطین امت موجود تھے۔ یہ جتنے اکابرین کا میں نے نام لیا سب موجود تھے۔ مولانا شمس الحق افغانی نے فرمایا: ''علماء کرام! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ہوں کہ آنے والے دور کا چیلنج کیا ہے؟ آنے والے دور کا چیلنج یہودیت نہیں ہے۔ عیسائیت نہیں ہے یہ صرف ایک قوم بن گئے ہیں بطور مذاق ان کی کوئی حیثیت نہیں اور کسی مذہب سے بھی مقابلہ نہیں ہوگا تمہارا بلکہ تمہارا مقابلہ مغربیت سے ہوگا۔''

حضرت افغانی پچاس سال کے بعد کے حالات سمجھ رہے تھے کیونکہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپ دیکھیے کئی ملکوں میں عیسائیت عروج پر ہے وہاں ملک کا کنٹرول انہی کے پاس ہے یہودیوں کے پاس ہے مگر وہاں یہ قانون پاس ہوا ہے کہ مرد مرد سے شادی کر سکتا ہے عورت عورت سے شادی کر سکتی ہیں۔ جہاں یہودیت کا کنٹرول ہے سیاست پر۔ میڈیا پر پر قانون پر، اکانومی پر اگر چہ یہودی تعداد میں کم ہے مگر انہوں نے قبول کیا ہوا ہے اور جہاں عیسائیت عروج پر ہے وہاں بھی یہ قانون پاس ہوا ہے حالانکہ کسی مذہب میں یہ جائز نہیں۔ یہ کیا ہے؟ یہ مغربیت ہے۔ لڑکا چاہے لڑکے سے شادی کرے، لڑکی چاہے لڑکی سے شادی کرے۔ مذہب کیوں رکاوٹ بنتا ہے؟ تو اس کو

قانونی تحفظ دیا گیا ہے۔بغیر شادی کے تعلق قائم کرنا بھی اسی مغربیت کا حصہ ہے۔

کیا عیسائی مذہب میں یہ جائز ہے یہودی مذہب میں یہ جائز ہے؟ یہ کیا ہے یہ مغربیت ہے۔ یہ قانون آپ کے ملک میں لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ عالمی دباؤ پر یہ قانون لایا جارہا ہے۔اس مغربیت کے مقابلہ کے لیے صرف مولوی اور مدرسہ کھڑا ہے، اسی وجہ سے یہ نشانے پر ہے۔ مدرسہ اسلامیت کا علمبردار ہے اور مغربیت کے نشانے پر ہے اس لیے عالمی ایجنڈے پر ہے۔ مدرسہ مضبوط ہوگا تو اسلام مضبوط ہوگا ،قرآن وسنت کے مضبوط ہوں گے ،اسلامی تاریخ مضبوط ہوگی امت سلامیہ مضبوط ہوگا۔

وفاق المدارس کی پہلی خدمت:......وفاق نے پہلا کام یہ کیا کہ آپ کو متحد کر کے مدرسے کے بقا اور اس کے وجود کو بچایا۔ ہر زمانے میں حکومتیں منصوبے بناتی رہیں۔ وفاق آگے کھڑا ہوتا ہے، یہ سدّ اسکندری بنا ہوا ہے۔

دوسری خدمت:......وفاق نے ایک نصاب دیا ہے کوئٹہ سے گلگت اور مظفر آباد تک ہر مدرسے میں ایک ہی نصاب وفاق کی برکت سے ہے۔

تیسری خدمت:......وفاق المدارس نے ایک شفاف، مضبوط اور مستحکم نظام امتحان دیا، ایک ہی وقت اور ایک نظم میں کراچی سے گلگت تک اور گوادر سے کشمیر تک لاکھوں طلبہ امتحان دیتے ہیں۔

چوتھی خدمت:......وفاق نے آپ کی خودمختاری اور خودداری کا تحفظ کیا ہے، دنیا میں وفاق سے زیادہ مضبوط نیٹ ورک نہیں 26 ہزار مدارس وفاق سے منسلک ہیں تیس لاکھ طلباء و طالبات وفاق کے تحت پڑھ رہے ہیں پچھلے سال حفظ کے طلبہ وفاق کا امتحان دینے والے 78 ہزار تھے اس سال اب تک داخلے جو آئے ہیں 88 ہزار ہیں۔

آپ حضرات نے وفاق کو مضبوط کرنا ہے، وفاق مضبوط ہوگا مدرسہ مضبوط ہوگا اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو مبارک بنائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

☆......☆......☆

وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات

امتحانی انتائج کی تیاری کے مراحل اور مرکزی دفتر وفاق کی مثالی کارکردگی

صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی

پاکستان میں مدارس دینیہ کے سب سے بڑے تعلیمی بورڈ وفاق المدارس العربیہ کے تحت سالانہ امتحانات کے کامیاب انعقاد کے بعد اپنی شاندار وشفاف روایات کے مطابق نتائج کی تیاریوں کے مراحل بھی کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچے۔

اولیاء کی سرزمین ملتان میں عالم اسلام کی دو عظیم دینی وفکری درسگاہوں جامعہ خیر المدارس اور جامعہ قاسم العلوم میں اس اہم مرحلہ کیلئے ملک کے سینکڑوں مدارس دینیہ کے باصلاحیت وفعال مدرسین پر مشتمل پندرہ سو سے زائد ممتحنین لاکھوں پرچوں کی جانچ پڑتال (مارکنگ) کے عمل میں شریک رہے۔جس میں جامعہ خیر المدارس میں تقریبا بارہ سو (1200) اور جامعہ قاسم العلوم میں تین سو پچاس (350) حضرات علماء رات دن مصروف عمل رہے، ان ممتحنین کے علاوہ چھیالیس (46) ممتحن اعلیٰ اور تقریبا سو سے زیادہ ان کے معاونین بھی موجود تھے۔جبکہ مختلف امور کی انجام دہی کیلئے پانچ سو (500) سے زائد خدام ورضا کار بھی اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے موجود رہے۔مذکورہ تمام حضرات کے مکمل قیام وطعام سمیت تمام ضروری سہولیات کی فراہمی کو وفاق المدارس العربیہ کی جانب سے یقینی بنایا گیا، الحمدللہ وفاق المدارس کے دیگر تعلیمی وانتظامی اور امتحانی شعبوں کی مانند جانچ پڑتال (مارکنگ) کے اس عمل کیلئے بھی اپنی مثالی روایات کے مطابق اقدامات کئے گئے۔ان تمام انتظامات کی جہاں مکمل نگرانی کیلئے مرکزی دفتر کے مستعد عملہ کے افراد ہمہ وقت مصروف کار رہیں تو وہیں قائد وفاق، ترجمان مداراس دینیہ، ہردلعزیز ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ باوجود علالت کے اپنی دوہری میزبانی (بحیثیت ناظم اعلیٰ وفاق اور بحیثیت مہتمم جامعہ خیر المدارس) کے مستقل فعال ومتحرک رہے۔

امسال کئی اعتبار سے نتائج کی تیاری کے مراحل میں خوشگوار تبدیلیاں بھی نظر آئیں، جس میں صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کا اپنے پیش روؤں کی مانند باوجود انتہائی مصروفیات وپیرانہ سالی کے مارکنگ کے عمل کا جائزہ لینے کیلئے پانچ دن مسلسل ملتان میں قیام شامل ہے۔

تمام امتحانی امور کی انجام دہی کیلئے وفاق المدارس کی بااختیار اور انتہائی تجربہ کار افراد پر مشتمل "امتحانی کمیٹی" کے

اراکین بھی موجود رہے۔دستوری طور پر اس امتحانی کمیٹی کے سربراہ صدر وفاق المدارس ہوتے ہیں اور وہی اس کے اہم مشاورتی اجلاسوں کی صدارت بھی کرتے ہیں،جبکہ اس کمیٹی کے نگران ناظم اعلیٰ وفاق المدارس ہوتے ہیں۔ادارہ وفاق المدارس کی خوش قسمتی ہے کہ اس وقت ہمارے موجودہ ناظم اعلیٰ الحمدللہ تقریبا پچیس برسوں سے امتحانی کمیٹی کے نگران کے منصب پر موجود ہیں اور مجموعی طور پر وفاق المدارس سے وابستگی کے چالیس سالوں کے قیمتی ترین تجربہ سے اس پورے کامیاب ترین نظام کو مزید موثر ومفیداور ترقیات سے مستفید فرمارہے ہیں،ان کا وجود یقیناً بالعموم مدارس دینیہ اور بالخصوص وفاق المدارس العربیہ کیلئے بڑا اثاثہ اور سرمایہ ہے،اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور اکابر کی عظیم کاوشوں سے سینچے گئے اس گلشن وفاق المدارس کو سدایوں ہی کامرانیوں کی جانب گامزن رکھے۔آمین

وفاق المدارس العربیہ کے دستور کے مطابق جس طرح صدر و ناظم اعلیٰ سمیت دیگر آئینی عہدوں کی مدت پانچ برس ہے اسی طرح اراکین امتحانی کمیٹی بھی دستوری طور پر پانچ سالوں کیلئے منتخب کی جاتی ہے۔اس کے اکثر اراکین سالوں سے وفاق المدارس کے نظام امتحان خصوصاً مارکنگ کے عمل سے منسلک رہے ہوتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ بلکل گراؤنڈ لیول یعنی ابتداء سے اس کا مستقل حصہ ہوتے ہیں تو غلط نہ ہوگا۔اسی تعلیمی سال کے آغاز میں شیخ المشائخ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ کی رحلت کے بعد صدارت کے منصب پر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کو منتخب کیا گیا،جبکہ اس سے چند روز قبل حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے صدارت پر انتخاب کے ساتھ ہی قائد وفاق حضرت ناظم اعلی صاحب حفظہ اللہ کو بھی ہزاروں علماء نے چھٹی مرتبہ مکمل اتفاق رائے سے منتخب کیا۔اس کے بعد دیگر عہدوں کی مانند مشاورت کے بعد صدر و ناظم اعلی کے دستوری مناصب کے علاوہ اگلے پانچ برسوں کی دستوری مدت کیلئے نئی تشکیل شدہ آٹھ رکنی امتحانی کمیٹی کا بھی اعلان کیا گیا۔اس نئی امتحانی کمیٹی کی نگرانی میں امسال جہاں نظم امتحان کا کامیاب انعقاد ہوا وہیں اب اپنی شاندار روایت کے مطابق مارکنگ کا عمل اختتامی مراحل میں ہے۔

وفاق المدارس کا قیام 1959ء میں جب عمل میں آیا تو امتحانات کے جملہ امور کیلئے پہلی امتحانی کمیٹی کو بھی منتخب کیا گیا۔اس پہلی امتحانی کمیٹی کے اراکین میں حضرت مولانا شمس الحق افغانی،حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری،حضرت مولانا مفتی محمود،حضرت مولانا عبدالحق اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ جیسے اساطین علم اور نابغہ روزگار ہستیاں شامل تھیں۔اسی اولین امتحانی کمیٹی کی نگرانی میں 1380ھ موافق 1960ء میں پہلا امتحان ہوا۔جس میں صرف درجہ عالمیہ دوم (دورہ حدیث) کے دوسو اکتیس (231) شرکاء

شریک ہوئے۔صرف درجہ عالیہ دوم کے امتحان کا سلسلہ تقریباً تیئیس سال تواتر سے جاری رہا اور پھر چوبیسویں برس یعنی 1403ھ/1983ء سے دیگر درجات کو بھی وفاق المدارس کے تحت امتحان میں شامل کرنے کا آغاز ہوا۔بعد میں بتدریج شعبہ بنات اور درس نظامی سمیت دیگر درجات کو بھی شامل کیا گیا،اب الحمدللہ شعبہ تحفیظ کے ساتھ بائیس درجات کے طلباء وطالبات شریک امتحان ہوتے ہیں۔

وفاق المدارس کی اس تریسٹھ سالہ شاہکار تاریخ میں مثالی امتحانی نظم میں امتحانی کمیٹی کے کلیدی کردار کی بھی تاریخ ہے۔برسوں سے مختلف ادوار میں نو (9) امتحانی کمیٹیوں نے تواتر سے اس شعبہ میں عالیشان خدمات انجام دیں۔اوراب موجودہ باضابطہ امتحانی کمیٹی کا دسواں دور ہے۔

اس دسویں امتحانی کمیٹی میں صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی (سربراہ) و ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری (نگران) حفظہم اللہ کے علاوہ (1) حضرت مولانا مفتی حامد حسن (2) حضرت مولانا شمشاد احمد (3) حضرت مولانا راحت علی ہاشمی (4) حضرت مولانا امداد اللہ یوسف زئی (5) حضرت مولانا حسین احمد (6) حضرت مولانا مفتی محمد انس عادل (7) حضرت مولانا حافظ شوکت علی حقانی (8) حضرت مولانا سید عبدالرحیم حسینی مدظلہم شامل ہیں۔

اس سال مجموعی طور پر سالانہ امتحانات میں تقریباً پینتالیس ہزار سے زائد شرکائے امتحان کا اضافہ ہوا۔راقم نے اپنے گزشتہ ماہ کے مضمون میں نئے ملحق مدارس وجامعات میں خوشگوار اضافہ کے ساتھ دیگر شعبوں میں ہونے والے نمایاں اعداد وشمار پر مفصل لکھا تھا۔

اس سال مجموعی طور پر تقریباً پینتالیس ہزار کی تعداد میں پندرہ ہزار شعبہ تحفیظ کی تعداد میں ریکارڈ اضافہ تھا۔جبکہ دیگر درجات میں تقریباً تیس ہزار شرکاء کا بہت بڑا اضافہ ہوا۔انہی اعداد وشمار کا جائزہ لیں تو یہ اضافہ ہمیں اکثر درجات میں نمایاں نظر آئے گا۔

وفاق المدارس العربیہ کے ہر شعبہ میں بہترین کارکردگی کی بنیادی وجہ اکابر کی سالوں کی شبانہ روز کی محنتوں و کاوشوں اور تجربات کی روشنی میں وضع کردہ اصول وقواعد ہیں۔کسی بھی ادارہ کے الحاق سے لیکر نظام امتحان اور نتائج کی تیاری تک تمام مراحل میں یہ اصول وقواعد ہی بنیادی طور پر ایک بہترین رہنما ہیں۔

ان مرتب کردہ اصولوں کی روشنی میں ممتحن اعلیٰ سمیت ممتحنین کی تقرری اور ان کے لئے مکمل ہدایات موجود ہیں۔اس میں ممتحن اعلیٰ کے منصب پر تقرری کیلئے کم از کم دس (10) سال ممتحن کی حیثیت سے کام کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔اوراس دس سالہ کام کے دوران ان کی بہترین کارکردگی کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے۔اوران ممتحن اعلیٰ

حضرات کی رہنمائی کیلئے تقریباً بیس نکات پر مشتمل مرتب کردہ اصول وضوابط بھی موجود ہیں اور مزید کسی بھی ضروری یا جزوی تبدیلی کی صورت میں امتحانی کمیٹی کے اراکین موجود ہوتے ہیں جو اس پورے عمل میں ہمہ وقت موجود ہوتے ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر تمام ممتحن اعلیٰ حضرات سے دو ڈھائی گھنٹوں کی مفصل مشاورت بھی اس نظام کا لازمی حصہ ہے۔اس مشاورتی عمل میں روزانہ کی اجتماعی کارکردگی وکارگزاری کا جہاں جائزہ لیا جاتا ہے وہیں ان کے ماتحت ممتحنین کی انفرادی کارکردگی کو بھی پرکھا جاتا ہے۔

ممتحنین کی تعداد اور تقرری کا مثالی ضابطہ:

مجموعی طور جن درجات کے پرچوں کی مارکنگ ہوتی ہے ان کی تعداد اکیس (21) ہے۔اس میں گیارہ بنین اور دس بنات کے درجات ہیں۔ان اکیس درجات کے ممتحن اعلیٰ حضرات کی تعداد چھیالیس (46) ہے۔اکثر درجات میں پرچوں کی تعداد کے حساب سے ممتحن اعلیٰ کی تقرری بھی اسی مناسبت سے کی گئی ہے۔چار پانچ درجات میں چھ چھ ممتحن اعلیٰ بھی ہیں۔

ہر ممتحن اعلیٰ کے ماتحت ممتحنین حضرات کی تعداد تقریباً تیس سے پینتیس پر مشتمل ہوتی ہے۔اس سال ملتان خیر المدارس میں چھتیس (36) ممتحن اعلیٰ حضرات کے ماتحت تقریباً بارہ سو (1200) ممتحنین شریک رہے، جبکہ جامعہ قاسم العلوم میں نو (9) ممتحن اعلیٰ حضرات کے ماتحت تقریباً تین سو پچاس (350) ممتحنین مصروف عمل تھے۔

ممتحنین کیلئے بھی پرچوں کی جانچ پڑتال یعنی مارکنگ کیلئے اکتالیس (41) نکات پر مشتمل قواعد ورہنماء اصول موجود ہیں۔ممتحنین کی تقرری کیلئے بھی وفاق المدارس کا بنیادی ضابطہ موجود ہے، جو ملحق مدارس کے شرکائے امتحان کی تعداد کے حساب سے ہے، بیس سے پچاس وفاقی طلباء کے حساب سے ایک ممتحن اس ادارہ سے لیا جاتا ہے۔تقرری کا یہ عمل یکم صفر سے شروع کیا جاتا ہے۔جبکہ امتحانات کے داخلوں کا آغاز یکم ربیع الاول سے ہوجاتا ہے۔جس ممتحن کا انتخاب کیا جاتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ کتاب کم از کم تین سال ان کے زیر درس رہی ہو، ہر ممتحن کی حتمی تقرری اور انتخاب کیلئے نمبرات کا ایک معیار بھی مقرر ہے۔جو مجموعی طور پر سو (100) نمبرات ہیں، جس میں تعداد داخلہ کے چالیس (40) عرصہ تدریس کے پچیس (25) اور مارکنگ کے تجربہ کے پینتیس (35) ہیں۔اس حوالہ سے یہ بات پیش نظر رہے کہ مطلوبہ تعداد کا تو تقریباً ہر ادارہ کو علم ہوتا ہے، لیکن دیگر جو معیار مقرر ہیں یہ سب اس خط میں درج ہیں جو مدارس کے ذمہ داران کو وفاق المدارس کی جانب سے بھیجا جاتا ہے۔مثلاً مذکورہ معیار کے اعتبار سے عرصہ تدریس کے تین سے چار سال کے تجربہ کی صورت میں پانچ نمبر، پانچ سے چھ سالہ تدریسی تجربہ کے دس نمبر......اسی طرح مجموعی طور پر پچیس نمبرات بنتے ہیں۔

مارکنگ کے تجربہ میں ہر سال بہترین کارکردگی پر پانچ نمبر دیئے جاتے ہیں اور سات سال کے تجربہ پر مجموعی پینتیس نمبر ممتحن کے ریکارڈ میں شامل ہوتے ہیں۔

جس ادارہ سے ممتحن کی تقرری کی جارہی ہوتی ہے اس ادارہ کے اس سال کا تقسیم اسباق کا نقشہ بھی دفتر وفاق کو ارسال کیا جاتا ہے، اس میں بنیادی بات یہ کہ ممتحن کے زیر درس کتاب کا بالفعل مدرس ہونا لازمی ہے۔

مذکورہ تمام ضروری اصول وقواعد کی روشنی میں امتحانی کمیٹی حتمی تقرری کا فیصلہ کرتی ہے، اس کے بعد ان اداروں کو باضابطہ تقرری کا لیٹر دفتر وفاق سے جاری کیا جاتا ہے اور مارکنگ سے ایک ہفتہ قبل بذریعہ ٹیلیفون ممتحن کے آنے کی تصدیق بھی دفتر وفاق کرتا ہے۔ اس کے بعد جب امتحان کا عمل مکمل ہو جاتا ہے تو ممتحن کیلئے لازمی ہے کہ وہ اس سال کے اپنے متعلقہ سوالیہ پرچہ میں موجود چھ سوالات کے جوابات بھی لکھ کر اپنے ممتحن اعلی کے پاس جمع کرائیں۔

مارکنگ کے عمل میں شریک حضرات کیلئے بہترین معیار کے ساتھ معتدل رفتار بھی ضروری ہوتی ہے، کیونکہ وقت کی مناسبت سے افراد کا تعین کیا جاتا ہے۔ چند برس قبل تک روزانہ دو سو جوابی کاپیوں کا ایک بنڈل ہر ممتحن کو دیا جاتا تھا۔ بعد میں معیار کو مزید شفاف بنانے کیلئے دو دنوں بعد ایک بنڈل دینے کا ضابطہ بنایا گیا۔ یعنی فی ممتحن یومیہ سو پرچوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ پھر وہ بنڈل اپنے ممتحن اعلی کے پاس ترتیب اور سیریل نمبر (فرضی رول نمبر) کے ساتھ حاصل کردہ نمبرات لگا کر جمع کراتے ہیں۔ ہر ممتحن اعلیٰ کو معاونت کیلئے ایک ٹیم بھی دی جاتی ہے، اس ٹیم کے افراد اس بنڈل کے نمبرات کی ری چیکنگ کرتے ہیں۔ اور ممتحن اعلیٰ اس بنڈل میں سے چیدہ چیدہ پرچوں کی باریک بینی سے نظر ثانی بھی کرتے ہیں۔ اس پورے عمل اور پراسس میں نتائج کی تیاری میں مصروف جہاں مرکزی دفتر کا عملہ ہمہ وقت فعال رہتا ہے وہیں امتحانی کمیٹی کے ارکان بھی متحرک رہتے ہیں اور ان نمبرات کی مستقل چیکنگ اور نظر ثانی شدہ پرچوں کو بھی باریک بینی سے چیک کیا جاتا ہے۔ کسی بھی معمولی غلطی یا غفلت پر فوری تنبیہ کی جاتی ہے، اور اگر خدانخواستہ ایک ہی بنڈل میں ایک سے زیادہ غلطیاں سامنے آئیں تو پھر پورا بنڈل دوبارہ مکمل چیک کیا جاتا ہے۔

ان ایام میں وقت کی اہمیت ہر ایک کیلئے بہت زیادہ ہو جاتی ہے، کیونکہ ان ایام کے تمام اوقات کا پورا ایک شیڈول عرصہ سے مرتب ہوتا ہے، اور معمولی سی تاخیر کی صورت میں حتمی نتائج کے وقت پر اثر انداز ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

مارکنگ کے عمل میں شریک ہر ممتحن کی انفرادی کارکردگی کی مکمل رپورٹ بھی ممتحن اعلیٰ حضرات مرتب کرتے ہیں۔ اور باقاعدہ اس کی جانچ پڑتال اور نمبرات بھی دیئے جاتے ہیں تاکہ اس کی روشنی میں حضرت ناظم اعلیٰ صاحب

دامت برکاتہم، اراکین امتحانی کمیٹی اور متعلقہ حضرات اگلے سالوں میں انتخاب کیلئے اس سے رہنمائی حاصل کرسکیں۔اور یہ مکمل رپورٹس باقاعدہ دفتر وفاق کے،آئی ٹی ڈپارٹمنٹ، میں موجود سوفٹویئر میں ڈیٹا کی شکل میں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔اگر کسی ممتحن کی جانب سے کوئی غفلت یا کوتاہی کی شکایت ہوتو اس کی ضروری تفصیل کے ساتھ سسٹم میں موجود ہوتا ہے۔ایسی کسی بھی شکایت کی صورت میں اگلے سالوں کیلئے اس ممتحن کو منتخب کرنے سے معذرت کی جاتی ہے۔

مارکنگ کیلئے انتخاب امتحان میں نگران عملہ کی طرح ملک بھر کے ملحق مدارس سے مکمل معیار اور میرٹ پر ہونے کے باوجود وفاق المدارس کے تحت تربیتی نشستوں کا بھی مستقل اہتمام کیا جاتا ہے جس سے قائدین واراکین امتحانی کمیٹی اور مجلس عاملہ کے وہ اراکین جو اس نظام سے برسوں سے منسلک ہوتے ہیں وہ اظہار خیال کرتے ہیں اور معمولی سی معمولی بات کو ان نشستوں میں اہمیت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

اس سال وفاق المدارس کے تحت سالانہ امتحانات میں درجات کتب میں مجموعی طور پر تیس ہزار شرکاء کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔اگر صرف اس اضافہ کو جوابی کاپیوں کے حساب سے شمار کریں تو ان کی تعداد تقریبا ایک لاکھ اسی ہزار (1800000) بنتی ہے۔

<u>جوابی کاپیوں کے اعداد وشمار:</u>

مجموعی طور پر اکیس درجات بنین وبنات کی جوابی کاپیوں کی تعداد کا جائزہ لیتے ہیں:

<u>بنین کے درجات</u>

(1) عالمیہ سال دوم: گیارہ آٹھ سو پینسٹھ (11865) کی جوابی کاپیوں کی اکہتر ہزار ایک سو نوے (71190)

(2) عالمیہ سال اول: گیارہ ہزار آٹھ سو تینتالیس (11843) کی جوابی کاپیوں کی تعداد اکہتر ہزار اٹھاون (71058)

(3) عالیہ سال دوم: پندرہ ہزار چار سو انتالیس (15439) کی جوابی کاپیوں کی تعداد بیانوے ہزار چھ سو چونتیس (92634)

(4) عالیہ سال اول: پندرہ ہزار چھ سو انتالیس (15639) کی جوابی کاپیوں کی تعداد ترانوے ہزار آٹھ سو چونتیس (93834)

(5) ثانویہ خاصہ سال دوم: تئیس ہزار بیاسی (23082) کی جوابی کاپیوں کی تعداد ایک لاکھ اڑتیس ہزار چار سو بیانوے (138492)

(6) ثانویہ عامہ: اکتیس ہزار دو سو پچیس (31225) کی جوابی کاپیوں کی تعداد ایک لاکھ ستاسی ہزار تین سو پچاس (187350)

(7) متوسطہ: دس ہزار پانچ سو نو (10509) کی جوابی کاپیوں کی تعداد تہتر ہزار پانچ سو تریسٹھ (73563)

(8) دراسات سال اول: دو ہزار ایک سو سولہ (2116) کی جوابی کاپیوں کی تعداد بارہ ہزار چھ سو چھیانوے (12696)

(9) دراسات سال دوم: آٹھ سو بیانوے (892) کی جوابی کاپیوں کی تعداد پانچ ہزار تین سو باون (5352)

(10) تجوید للحفاظ: سات ہزار تین سو چھہتر (7376) کی جوابی کاپیوں کی تعداد چوالیس ہزار دو سو چھپن (44256)

(11) تجوید للعلماء: سات سو اکسٹھ (761) کی جوابی کاپیوں کی تعداد چار ہزار پانچ سو چھیاسٹھ (4566)

سالانہ امتحان میں درس نظامی و دیگر درجات میں شریک ایک لاکھ تیس ہزار سات سو سینتالیس (130747) طلباء کے مذکورہ گیارہ درجات میں جوابی کاپیوں کی مجموعی تعداد سات لاکھ چوراسی ہزار چار سو بیاسی (784482) بنتی ہے۔

<u>بنات کے درجات</u>

(1) عالمیہ سال دوم: اکیس ہزار سات سو تینتالیس (21743) کی جوابی کاپیوں کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار چار سو اٹھاون (130458)

(2) عالمیہ سال اول: بائیس ہزار اڑتالیس (22048) کی جوابی کاپیوں کی تعداد ایک لاکھ بتیس ہزار دو سو اٹھاسی (132288)

(3) عالیہ سال دوم: ستائیس ہزار ایک سو تہتر (27173) کی جوابی کاپیوں کی تعداد ایک لاکھ تریسٹھ ہزار اڑتیس (163038)

(4) عالیہ سال اول: پینتیس ہزار چھ سو دو (35602) کی جوابی کاپیوں کی تعداد دو لاکھ تیرہ ہزار چھ سو بارہ (213612)

(5) ثانویہ خاصہ سال دوم: سینتالیس ہزار ایک سو پچپن (47155) کی جوابی کاپیوں کی تعداد دو لاکھ بیاسی ہزار نو سو تیس (282930)

(6) ثانویہ خاصہ سال اول: بہتر ہزار پانچ سو پانچ (72505) کی جوابی کاپیوں کی تعداد چار لاکھ پینتیس ہزار تیس (435030)

(7) دراسات سال اول: بارہ ہزار چار سو بیانوے (12492) کی جوابی کاپیوں کی تعداد چوہتر ہزار نو سو باون (74952)

(8) دراسات سال دوم: سات ہزار پانچ سو تراسی (7583) کی جوابی کاپیوں کی تعداد پینتالیس ہزار چار سو اٹھانوے (45498)

(9) تجوید للحافظات: دو سو دو (202) کی جوابی کاپیوں کی تعداد بارہ سو بارہ (1212)

(10) تجوید للعالمات: دو ہزار نو سو تیرہ (2913) کی جوابی کاپیوں کی تعداد سترہ ہزار چار سو اٹھہتر (17478)

اس کے علاوہ قدیم فاضلات کے امتحان کی بھی تین سو (300) جوابی کاپیاں بھی ہیں۔

اس طرح مجموعی طور پر بنات کے تمام درجات کی جوابی کاپیوں کی تعداد چودہ لاکھ چھیانوے ہزار سات سو چھیانوے (1496796) ہے۔

اس طرح مجموعی طور پر بنین و بنات کی جوابی کاپیوں کی تعداد بائیس لاکھ اکیاسی ہزار دو سو اٹہتر (2281278) بنتی ہے۔ جوابی کاپیوں کی جانچ پڑتال (مارکنگ) کا عمل تیزی سے اختتامی مراحل میں ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ ہی مرکزی دفتر میں نتائج کی تیاری کے دیگر مراحل پر بھی کام تیزی سے جاری ہے۔

یہ جوابی کاپیاں ملک بھر کے پچیس سو سڑسٹھ (2567) امتحانی مراکز میں درس نظامی و دیگر درجات میں شریک تقریباً تین لاکھ اسی ہزار سے زائد طلباء و طالبات کی ہیں، جو ملک بھر سے بذریعہ ڈاک روزانہ کی بنیاد پر مرکزی دفتر ملتان ارسال کی جاتی ہیں، اس حوالہ سے اہم بات یہ ہے کہ یہ لاکھوں جوابی کاپیاں امتحان سے قبل ملک بھر کے مذکورہ سینٹروں میں بحفاظت بھیجنے کا انتظام بھی مرکزی دفتر کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ ہر جوابی کاپی کا سیریل نمبر ریکارڈ میں موجود ہوتا ہے، اور متعلقہ تمام مراکز امتحان میں نگران اعلیٰ کی فائل میں اس کا اندراج کیا جانا بھی ضروری ہوتا ہے...... اس احتیاط کی وجہ سے اگر اس سال کی جوابی کاپی کوئی اگلے سال میں استعمال کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کیونکہ اسی سیریل نمبر کے حساب سے جوابی کاپیوں کی واپسی ہوتی ہے جو باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ

ہوتا ہے۔اس سال ان جوابی کاپیوں کا وزن بہتر (72) ٹن تھا۔یعنی یہ بہتر ٹن وزن (72) پہلے دفتر سے ملک بھر کیلئے بھیجا جاتا ہے اور پھر بروقت اس کی واپسی کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ان جوابی کاپیوں کے ساتھ اضافی اوراق بھی بھیجے جاتے ہیں اور جس کاپی کے ساتھ اضافی اوراق لگے ہوں ان کا اندراج بھی ہر سینٹر کی فائل میں موجود ہوتا ہے۔ یہ احتیاط بھی اس لئے کہ اگر خدانخواستہ کسی کی جوابی کاپی کے ساتھ اضافی اوراق لف ہونے سے رہ گئے تو اس سے اس شریک کے نتیجہ پر نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

الحمدللہ اس مثالی نظام کے تحت وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات کے نتائج کی تیاری کے مراحل مکمل کئے جاتے ہیں۔

نتائج تیاری دیگر اہم مراحل کا جائزہ لیتے ہیں:

مرکزی دفتر کے شعبوں کی بہترین کارکردگی:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مثالی نظام امتحان کے کامیاب انعقاد کے بعد اہم ترین مرحلہ بروقت اور کم سے کم ریکارڈ ایام میں نتائج کا اجراء بھی ہے۔ادارہ کے دیگر شعبوں کی مانند اس اہم مرحلہ خصوصاً مارکنگ (جانچ پڑتال) کے شفاف عمل میں جہاں امتحانی کمیٹی کا فعال رول ہوتا ہے وہیں نتائج کی تیاری کے دیگر اہم مراحل میں مرکزی دفتر ملتان کے جملہ شعبوں میں ارکان کا کلیدی کردار بھی ہوتا ہے۔

اس سال جوابی کاپیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ کی وجہ سے ممتحنین سمیت دیگر انتظامی عملہ اور روزانہ کی بنیاد پر امور انجام دینے والے معاونین وخدام میں بھی اضافہ ہوا۔نتائج کی تیاری کے نگران مرکزی ناظم دفتر مولانا عبدالمجید زیدمجدہ کے مطابق اس سال تیس ہزار (30000) سے زائد شرکائے امتحان کی ایک لاکھ اسی ہزار (1800000) جوابی کاپیوں میں اضافہ کی وجہ سے گزشتہ سالوں کی نسبت ہر شعبہ میں خدمت انجام دینے والوں میں بھی اضافہ ناگزیر تھا۔تاکہ اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے کم سے کم ایام میں بروقت حتمی نتائج کے اجراء کو یقینی بنایا جاسکے۔

راقم کا گزشتہ کئی سالوں سے ان ایام میں حاضری کا سلسلہ رہا ہے،اور ہر بار الحمدللہ بعض نئی نئی ضروری اور جزوی انتظامی تبدیلیوں سے علم میں خوشگوار اضافہ کا باعث بھی رہا۔امسال اپنے اموراور بعض ذمہ داریوں کی ادائیگیوں کیلئے آنا ہوا تو مرکزی دفتر،جامعہ خیر المدارس اور جامعہ قاسم العلوم میں نتائج کی حتمی تیاریوں کے مختلف مراحل میں بعض حیران کن فعالیت کو قریب سے دیکھ کر جہاں مرکزی دفتر کے عملہ کی ادارتی ذمہ داریوں کا اندازہ ہوا وہیں اس نظام

سے منسلک اپنے بڑوں (حضرت صدر، ناظم اعلی وسینئر نائب صدر مدظلہم) کی ہمہ وقت نگرانی کا مخلصانہ جذبہ اور رہنمائی کو دیکھ کر قلبی سکون بھی حاصل ہوا۔

ہر سال جب یکم ربیع الاول کے مہینے سے باقاعدہ امتحانی امور کی ابتداء ہوتی ہے تو یومیہ طور پر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ مرکزی دفتر کے تمام شعبوں میں کام کرنے والوں کی مصروفیت اور سرعت میں بھی مسلسل اضافہ شروع ہوجاتا ہے، شروع کے ایام میں روزانہ کام کے اوقات میں اضافہ اور پھر ہفتہ وار تعطیل بھی ختم ہوجاتی ہے اور آخری ایام میں ڈبل شفٹوں میں تواتر کے ساتھ کام چل رہا ہوتا ہے۔

یہاں یہ بات پیش نظر رکھی جائے کہ پاکستان کے ہزاروں مدارس کے اجتماعی امور سمیت سال بھر طلباء وطالبات کے انفرادی کاموں کا سلسلہ ان ایام میں بھی حسب معمول جاری رہتا ہے۔

بعض احباب جو اس نظام سے سطحی واقفیت رکھتے ہیں ان کے مطابق امتحانی امور اور نتائج کی تیاری جیسے بڑے کاموں کی وجہ سے دفتر سے متعلق دیگر ضروری امور کی انجام دہی کیلئے یہ ایام موزون نہیں ہیں ...... جبکہ ایسا قطعاً نہیں ......!!!!

بلکہ مرکزی دفتر کے کئی اہم شعبے ان ایام میں دیگر مہینوں کی نسبت امور کی انجام دہی میں زیادہ متحرک ہوجاتے ہیں۔

اس وقت مرکزی دفتر میں بنیادی طور بارہ (12) شعبے ہیں، جس میں انتظامی امور کے نگران ناظم دفتر ان کے معاونین سمیت ''شعبہ محاسب''، ''شعبہ آئی ٹی''، ''شعبہ ڈاک''، ''شعبہ ریکارڈ''، ''شعبہ الحاق''، ''(تجدید الحاق کا سلسلہ)''، ''شعبہ استقبالیہ'' اور ''شعبہ سیکورٹی'' قابل ذکر ہیں۔

وفاق المدارس کے تحت جن درجات کے امتحانات ہوتے ہیں ان میں شعبہ تحفیظ سمیت بائیس درجات شامل ہیں، ہر درجہ پر ایک ذمہ دار متعین ہیں، جو سال بھر اپنے درجہ سے متعلق امور کی انجام دہی میں مصروف رہتے ہیں، ان میں صرف دو درجات ایسے ہیں جن میں ایک کے بجائے دو افراد مقرر ہیں۔

نتائج کی تیاری کے دنوں میں مذکورہ اکیس درجات کے ذمہ داران کو یومیہ کام کرنے والے معاونین ادارہ کی جانب سے مہیا کئے جاتے ہیں جو ایک ٹیم کی صورت میں بارہ بارہ گھنٹوں کے اوقات میں ''مہینوں'' کا کام سرعت اور تیزی سے ''دنوں'' میں انجام دیتے ہیں۔

<u>حیران کن نتائج کی تیاری:</u>

نتائج کی تیاری کے ان مراحل میں امتحان کے فوری بعد ملک بھر سے ڈاک کے ذریعہ آنے والے جوابی پرچوں

کے ہزاروں وزنی بنڈلز کی شکل میں جو پارسل آتے ہیں ان میں بنین اور بنات کے الگ الگ مذکورہ تمام درجات کی جوابیوں کاپیوں کو اپنے اپنے متعلقہ درجات کے ذمہ دار اپنی ٹیم کے ساتھ ترتیب بنانے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔سب سے پہلے ان لاکھوں جوابی کاپیوں پر موجود بطاقہ (وہ سلپ جس میں رول نمبر سمیت دیگر ضروری معلومات درج ہوتی ہیں) ان کو کاپیوں سے الگ کر کے فرضی نمبرز کا اندارج کیا جاتا ہے اور یہ اندارج متعلقہ درجہ کے ذمہ دار کرتے ہیں، پھر ان لاکھوں سلپس کو سیریل نمبرز کے ساتھ محفوظ رکھنے کی ذمہ داری بھی ان کی ہوتی ہے۔اس کے ساتھ جہاں فرضی نمبرات کے اندارج کا کام جدید سسٹم کے تحت کرتے ہیں وہیں دو دو سو جوابی کاپیوں کے بنڈلز بھی فرضی نمبرز کی ترتیب سے بنائے جاتے ہیں، بنڈلز بناتے وقت ہر سینٹر کی فائل میں موجود کشف الحضور کی مدد سے حاضری وغیر حاضری کی جانچ پڑتال یعنی چیکنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے......دو دو سو جوابی کاپیوں کے بنڈلز پر فرضی نمبرات کی الگ سیریل کے حساب سے موم کی بڑی بڑی بوریوں میں منتقل کرتے ہیں۔اوران بوریوں میں تقریبا سولہ سے بیس بنڈلز پیک کر کے ان بوریوں کو بھی ایک سیریل نمبرز کے حساب سے پیک کیا جاتا ہے۔پھر جو بوریاں بنتی ہیں اس میں بھی ہر بوری نمبر کی ترتیب سے اس کا اندراج بھی الگ سے کیا جاتا ہے اور ترسیل پر متعین ان افراد کے حوالے کیا جاتا ہے جن کی ذمہ داری مارکنگ کی جگہ تک پہنچانا ہوتا ہے۔اب جس ٹرک یا لوڈر کے ذریعہ مارکنگ کے پوائنٹ ''جامعہ خیر المدارس'' اور ''جامعہ قاسم العلوم'' تک پہنچانے کی ذمہ داری ہوتی ہے وہ ذمہ دار یا نگران دفتر کے مرکزی گیٹ سے نکلتے وقت انٹری بھی لازمی کرواتے ہیں، اس انٹری چارٹ پر نگران سمیت ڈرائیور تک کے دستخط بھی لئے جاتے ہیں۔

اس طرح ہر درجہ کے اعتبار سے مسلسل دس دنوں تک مرکزی دفتر سے مارکنگ کے مقام تک ترسیل کا عمل جاری رہتا ہے۔پھر ان مقامات کے ذمہ دار جب وصول کرتے ہیں تو پھر اسی پراسس سے اندارج وہاں بھی کیا جاتا ہے، وہاں جو ذمہ دار ہوتے ہیں وہ ان بے شمار بوریوں کو اپنے عارضی گودام میں بھی سیریل نمبرز کے حساب سے محفوظ کرتے ہیں اور وہاں سے اسی ضابطہ کی ترتیب سے ممتحن اعلی صاحب اور ان کی ٹیم کے حوالہ کی جاتی ہیں، پھر ممتحن اعلی صاحب کے پاس سے ان بوریوں کی واپسی بھی اسی سیریل نمبرز کی ترتیب سے عارضی گودام کے ذمہ داران کے حوالہ کی جاتی ہے۔ان عارضی گوداموں کی حفاظت کا پورا نظم دفتر کے ذمہ دار حضرات کے پاس ہوتا ہے۔پھر جب مارکنگ کا عمل اختتام پذیر ہوجاتا ہے تو پھر اس کے دو تین روز کے بعد بڑے بڑے ٹرکس اور لوڈرز کے ذریعہ دفتر میں موجود گودام میں اسی ترتیب سے واپسی کو یقینی بنایا جاتا ہے، دفتر میں موجود مختص جگہ پر جب بوریوں کو رکھا جاتا ہے تو اس وقت بھی اس سیریل نمبرز کی ترتیب کے مطابق ہی رکھا جاتا ہے۔

مرکزی دفتر میں ٹنوں پر مشتمل مواد کے اندارج اور دیگر ذمہ داریوں کیلئے مستقل افراد موجود ہوتے ہیں، جو مکمل جانفشانی سے اپنے کام میں مصروف ہوتے ہیں۔

مولانا عبدالمجید زیدمجدہ نے وہ فائلیں دکھائیں جن میں دفتر سے ٹرکوں کے ذریعہ جانے اور واپس آنے والی لاکھوں جوابی کاپیوں کی تعداداور جس ٹرک میں جتنی بوریاں گئی اور آئی ہوتی ہیں ان تک کا مکمل ریکارڈ موجود ومحفوظ رکھا جاتا ہے۔ ہر فائل میں ڈرائیور کے دستخط تک موجود ہوتے ہیں۔اتنی زیادہ احتیاطی تدابیر کوادارہ اور ہزاروں مدارس کے لاکھوں طلباء وطالبات کی امانت کی مانند حفاظت کی جاتی ہے......شاید ہی ایسا کوئی ادارہ ہو جہاں اس انتہاء درجہ تک مثالی دیانت کا نمونہ دیکھنے کو ملے۔۔۔۔الحمدللہ اسی لئے ہمارے اکابر کا اپنے اس عظیم ادارہ وفاق المدارس پر اعتماد کا مظہر ہے جوگزشتہ چھ دھائیوں سے زائداس قیمتی اثاثہ وسرمایہ کے محافظ ہیں۔

بہرحال۔۔۔۔!!!ادھر مارکنگ کا عمل شروع ہوکر فرضی رول نمبرز پر اصلی نمبرات لگ کر ذمہ داران کوموصول ہونا شروع ہوجاتے ہیں تو ادھر دفتر میں موجود ہر درجہ کے ذمہ دار واپس آنے والے ان نمبرات کا اندراج شروع کردیتے ہیں...... یہاں ایک اور حیران کن بات یہ کہ اب جب اصلی نمبرات کا اندراج ہورہا ہوتا ہے تو بھی ذمہ دار کے ساتھ جو عارضی معاونین ہوتے ہیں ان کواس وقت تک بھی نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اصلی نمبرات کا فرضی رول نمبر پر اندراج کررہے ہوتے ہیں بلکہ ہر دودوسو کے نمبرات کی نظر ثانی بھی باریک بینی سے کی جاتی ہے۔پھر آخر میں ہر درجہ کے دفتر میں موجود مستقل ذمہ داران ساتھ ساتھ اپنے جس سسٹم پر اندراج کررہے ہوتے ہیں تو وہ ہمارے ''آئی ٹی ڈپارٹمنٹ'' کے مین سرور میں درج ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔اس کے بعداس مرکزی سسٹم میں کام کرنے والے چھ پرچوں کے نمبرات کوجمع کرنا شروع دیتے ہیں۔

یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ نتائج کی تیاری کے اس مرحلہ میں عارضی طور پر یومیہ حق الخدمت کے عوض کام کرنے والوں کی تعداداس سال دوسوستر(270)تھی۔

اس طرح مرکزی دفتر کے جو دیگر شعبے سال کے دیگر ایام کی مانند اپنی ذمہ داریوں میں مکمل فعال ومستعد رہتے ہیں وہ اپنی جگہ پر اپنے کام میں مصروف ہوتے ہیں۔البتہ بعض شعبوں میں کام کافی بڑھ بھی جاتا ہے اور تقسیم بھی ہوجاتا ہے مگر شعبے کے ذمہ داران اضافی اوقات کے ساتھ ڈبل ڈبل شفٹوں میں ان کاموں کو انجام دینے میں مصروف رہتے ہیں۔کیونکہ مرکزی دفتر کے تمام شعبوں کے ذمہ داران اور عملہ کے تمام افراد یک سو ہوکر اس کام کو بروقت مکمل کرنے کو ایک چیلنج سمجھ کر پورا کرتے ہیں۔

مرکزی دفتر ملتان کے اکثر شعبے ان ایام میں سال بھر کی طرح کے ضروری امور کونمٹانے کے ساتھ نتائج کی تیاری

کے مراحل میں بھی مصروف رہتے ہیں۔وفاق المدارس کا اہم ترین شعبہ انتظامی امور کا ہے،جس کے ماتحت جہاں دیگر شعبے کام کرتے ہیں وہیں اس شعبہ کے ذمہ دار خود مرکزی ناظم دفتر مولانا عبدالمجید زید مجدہ ہیں۔نتائج کی تیاری کے ان مراحل میں مرکزی ناظم دفتر مولانا عبدالمجید زیدہ مجدہ کے دو معاونین بھائی سیف اللہ نوید ''جامعہ خیر المدارس ''میں اور بھائی عبدالمتین ''جامعہ قاسم العلوم''میں پندرہ سولہ دن مستقل مقیم رہتے ہیں،جبکہ خود مولانا موصوف روزانہ ممتحن اعلی حضرات کی مشاورت اور دیگر امور کی نگرانی کیلئے اراکین امتحانی کمیٹی کے ہمراہ پہلے قاسم العلوم اور پھر جامعہ خیر المدارس تشریف لے جاتے ہیں۔اور رات گئے تک تمام درجات اور شعبوں کے امور نمٹانے میں مصروف رہتے ہیں۔

شعبہ محاسب یعنی ''شعبہ مالیات''بھی ان دنوں میں اپنی پوری ٹیم کے ساتھ تین حصوں میں یعنی دفتر،جامعہ خیر المدارس اور جامعہ قاسم العلوم میں تقسیم ہوجاتے ہیں،اس حوالہ سے اہم بات یہ ہے کہ ہمارا یہ شعبہ بھی دیگر شعبوں کی مانند جدید ترین نظام سے منسلک ہے،بیک وقت تین جگہوں پر کام آن لائن شیئرنگ سسٹم کی وجہ سے مربوط رہتا ہے۔اس شعبہ کے ذمہ دار وفاق المدارس کے محاسب محترم چوہدری ریاض عابد اپنی پیرانہ سالی کے باوجود ان ایام میں گھر کے بجائے رات کا قیام بھی جامعہ خیر المدارس میں قائم شعبہ محاسب میں اپنی ٹیم کے ساتھ کرتے ہیں۔ان کی ٹیم کا ایک حصہ بھائی اسلام شاہ کی ٹیم کے ساتھ رات دن جامعہ قاسم العلوم میں مصروف رہتا ہے تاکہ دفتر کے علاوہ روزانہ کی بنیاد پر مارکنگ کے عمل میں شریک ممتحنین کو کام کے اختتام پر بروقت حق الخدمت وسفر خرچ کی ادائیگیوں سمیت دوپہر وشام کے طعام اور صبح ناشتہ کے نظم کو بہتر سے بہترین انداز میں انجام دے سکیں۔یادرہے کہ مارکنگ کے دونوں مقامات میں ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے تقریبا سولہ سو معزز ممتحنین کو قیام کی سہولت کے ساتھ تینوں اوقات میں بہترین ناشتہ وطعام کی فراہمی مرکزی دفتر کے شعبہ مالیات کی نگرانی میں ہوتا ہے۔اس حوالہ سے تقریبا پانچ سو سے زائد خدام کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں،ان خدام کو ناشتہ اور دو ٹائم طعام کے ساتھ یومیہ کے حساب سے معقول حق الخدمت بھی دیا جاتا ہے۔ان خدام پر باقاعدہ نگران متعین ہوتے ہیں ان کی حاضری بھی لی جاتی ہے اور ان کا مکمل ریکارڈ بھی ہمارے جدید نظام مالیات کے شعبہ میں موجود ہوتا ہے۔

مرکزی دفتر میں ایک اہم ترین شعبہ ''آئی ٹی ڈپارٹمنٹ''ہے جس کے ذمہ دار بھائی راشد مختار صاحب ہیں جو صبح سے رات گئے تک اپنی ٹیم کے ہمراہ تمام ضروری امور کی بروقت انٹری کو یقینی بنانے میں مصروف رہتے ہیں۔کیونکہ دفتر کے تمام شعبوں کے جدید مربوط ومضبوط شیئرنگ سسٹم کی ہمہ وقت مکمل نگرانی یہ شعبہ کررہا ہوتا ہے۔یعنی آسان الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ شعبہ دفتر کے پورے نظام کے مشینی دماغ کو کنٹرول کررہا ہوتا ہے۔امتحانات کے تمام

امور سمیت نتائج کی تیاری کے تمام مراحل ہمارے اس جدید کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت انجام دیئے جاتے ہیں، جس میں ہر کام کی آفیشل انٹری یعنی اندارج سے لیکر تمام ڈیٹا اور ریکارڈ کی حفاظت کی ذمہ داری بھی یہ شعبہ انجام دے رہا ہوتا ہے۔اور اس فعال نیٹ ورک کو محفوظ تر بنانے کیلئے ہمارا جدید ترین ''آئی ٹی سسٹم'' چوبیس گھنٹے فنکشنل رہتا ہے۔یعنی خدانخواستہ اگر تیکنیکی طور پر خرابی آجائے تو اس کا پاور فل بیک اپ کا سسٹم متبادل کی صورت میں موجود رہے۔اسی شعبہ کے تحت گزشتہ چند سالوں سے تمام نتائج کا آن لائن اجراء بھی ہورہا ہے۔ان شاءاللہ اس شعبہ کے ذریعہ آن لائن کام کو آگے بڑھانے کیلئے مزید کام کئے جارہے ہیں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ دنیا کے اکثر تعلیمی ادارے اس سسٹم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہم شاید ان سے بہت پیچھے ہیں......اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ کام تو ہمارے دفتر کی جانب سے گزشتہ کئی سالوں سے تیار ہے اور اس کو نافذ کرنا بھی کوئی مشکل کام نہیں،لیکن یہاں یہ بات پیش نظر رکھی جائے کہ وفاق المدارس کسی ایک شہر یا شہری جدید سہولیات والوں کے ساتھ ساتھ ملک کے دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں قائم ہزاروں مدارس کا ادارہ ہے، جہاں ابھی بھی ڈاک تک کا نظام فرسودہ ہے، چہ جائے کہ بینکنگ کی جدید سہولیات دستیاب ہوں،اس لئے ہم ان شاءاللہ آن لائن داخلوں کا نظام تو لارہے ہیں لیکن اس کے ساتھ مینوئل سسٹم کے مطابق حسب سابق طریقہ کار بھی برقرار رہے گا تاکہ ان پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھنے والوں کو دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔مزید یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جدید آن لائن سسٹم سے کام کی رفتار جہاں تیز اور آسان ہوجاتی ہے وہیں یہ محفوظ طریقہ بھی ہے،اس کی افادیت اور اہمیت بہرحال مسلم ہے۔

دفتر وفاق کا شعبہ ترسیل وڈاک:

مرکزی دفتر وفاق المدارس میں ایک انتہائی متحرک شعبہ آمد و رفت کی ڈاک کا نظام ہے۔بعض ایام میں صرف ایک ایک دن میں لاکھوں کی ڈاک روانہ کی جاتی ہے،امتحانات کے ایام میں اس شعبہ کا کام کئی گنا بڑھ جاتا ہے، کیونکہ روزمرہ کے امور کی انجام دہی کے ساتھ ملک بھر سے امتحانات کے بعد آنے والی ہزاروں کی تعداد میں ڈاک کی وصولی ہوتی ہے،اس میں جوابی پرچوں کے بنڈلز کے علاوہ ڈھائی ہزار سے زائد امتحانی سینٹرز کی فائلیں بھی ہوتی ہیں جن میں امتحانات سمیت نتائج سے متعلق اہم کاغذات بھی ہوتے ہیں۔۔نتائج کی تیاری کے ان مراحل میں شعبہ ڈاک سے وابستہ احباب انتہائی فعال و مستعد رہتے ہیں۔اور ان دنوں میں اس شعبے کے افراد بھی ڈبل ڈبل شفٹوں میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔دیگر شعبوں کی مانند یہ شعبہ بھی جدید کمپیوٹرائزڈ سہولیات سے آراستہ ہے،روزانہ سیکڑوں کی تعداد میں آنے والی ڈاک جس شعبہ کی ہوتی ہے اس کی فوری انٹری ہوتی ہے اور انٹری کے

بعد متعلقہ شعبہ کو منتقل کردی جاتی ہے، جبکہ ڈاک بھیجنے والے کو اس کے موبائل نمبر پر ڈائری نمبر کا میسج بھی بھیج دیا جاتا ہے، اور جب اس کام کی تکمیل یا تصحیح کے حوالہ سے ڈاک دوبارہ ارسال کی جاتی ہے تو اس کا میسج بھی دیئے گئے نمبرز پر ارسال کردیا جاتا ہے۔

اس حوالہ سے ایک اہم بات یہ بھی پیش نظر رکھنی چاہئیے کہ ملک بھر سے لاکھوں کی تعداد میں ڈاک پاکستان پوسٹل سروس اور معروف کوریئر سروس کے ذریعہ جو بھیجی جاتی ہے اس میں ایک بہت بڑی رقم قومی خزانہ میں خودکار سسٹم کے تحت ٹیکس کی صورت میں جمع ہوتی ہے۔

ہمارے اس شعبہ کے ذمہ دار محترم بھائی ہمایوں خان ہیں جو مجموعی شعبہ سمیت ڈاک کی ترسیل کا کام بھی دیکھتے ہیں جبکہ اسی شعبہ میں ڈاک کی وصولی کے ذمہ دار بھائی محمد ابوبکر ہیں۔

دفتر وفاق کا شعبہ الحاق:

مرکزی دفتر کا ایک اہم ''شعبہ ریکارڈ'' ہے جس کے ذمہ دار محترم بھائی محمد شاہد ہیں ان کے ساتھ دیگر افراد پر مشتمل اسٹاف بھی موجود ہے۔ یہ شعبہ بھی سال کے بارہ مہینوں میں مستقل فعال و متحرک رہتا ہے۔ خصوصا داخلوں اور الحاق کے دنوں میں اس شعبہ کا کام بھی کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

شعبہ الحاق:

نتائج کی تیاری کے ان ایام میں ہمارا شعبہ الحاق بھی فعال ہوتا ہے، اگرچہ ہمارے یہاں جدید الحاق کا وقت شوال سے ربیع الاول کے آخر تک ہے، لیکن تجدید الحاق اور ترقی الحاق کے حوالہ سے کام مستقل جاری رہتا ہے۔

شعبہ نشر واشاعت:

ہمارے دفتر کا ایک شعبہ ''نشر واشاعت'' کا ہے جس کے تحت ماہانہ "وفاق المدارس" کا اردو میں اجراء ہوتا ہے جو ادارہ کا ترجمان اور آرگن ہے، اس کے مدیر ہمارے برادر محترم مولانا محمد احمد حافظ زید مجدہ ہیں، مولانا موصوف بھی نتائج کی تیاری کے ان ایام میں ملتان میں موجود تھے، اور آئندہ شمارہ جس میں مکمل نتائج اور دیگر مواد کی اشاعت ان شاء اللہ ہوگی، جبکہ سہ ماہی مجلّہ "الوفاق المدارس" کا بھی کئی سالوں سے اجراء ہو رہا ہے۔ جس کے مدیر مولانا محمد مختار زید مجدہ ہیں۔ ہمارا یہ شعبہ بھی الحمدللہ دیگر شعبوں کی مانند ان ایام میں مستقل فعال رہتا ہے۔

شعبہ تحفیظ:

اسی طرح ایک اہم ترین شعبہ ہمارا ''شعبہ تحفیظ'' کا ہے، جس کے ذمہ دار محترم بھائی محمد سلیم ہیں۔ اس سال

الحمدللہ وفاق المدارس کی تاریخ میں سب سے زیادہ حفاظ وحافظات نے وفاق المدارس کے تحت سالانہ امتحان میں حصہ لیا۔جن کی تعداد نوے ہزار کے قریب بنتی ہے،امتحان دینے والے ان طلباء وطالبات کے نتائج کی تیاری کا م کتب کے نتائج کی تیاری سے قبل شروع ہوجاتا ہے۔جس میں مکمل نتائج کے مفصل اندراجات ہوتے ہیں۔اور پھر اس بڑی تعداد کے نتائج کی مکمل نظر ثانی کے دومراحل بھی ہوتے ہیں اور پھر ملک بھر کے ہزاروں مدارس وجامعات کو نتائج ارسال بھی کئے جاتے ہیں اورآن لائن اپ لوڈ بھی کردیئے جاتے ہیں۔

راقم کا یہ مضمون دوران سفر دوتین دنوں سے وقتاً فوقتاً جاری تھا اب اس کا اختتام جب ہورہا ہے تو الحمدللہ اس سال شعبہ تحفیظ کے نتائج کا بھی اعلان ہورہا ہے۔اپنی حسیں روایت کے عین مطابق کم سے کم وقت اور مدت میں نتائج کے اجراء پر مرکزی ناظم دفتر،ان کے معاونین اور شعبہ تحفیظ کے ذمہ دار قابل مبارکباد ہیں۔

نتائج کی تیاری کا آخری مرحلہ:

جب لاکھوں طلباء وطالبات کے نتائج مکمل تیار ہوجاتے ہیں تو پھر آخر میں تمام اکیس درجات کے ٹاپ تمیں پوزیشن ہولڈرز کے تمام چھ پرچوں کی جوابی کاپیوں پر حتمی نظر ثانی کا مرحلہ آتا ہے،اس مرحلہ میں ان کو دیئے گئے ایک ایک نمبرز کو انتہائی باریک بینی سے تقریباسہ بارہ چیک کیا جاتا ہے۔اس طرح اکیس درجات کے ٹاپ تمیں پوزیشن ہولڈرز کے چھ پرچوں کی جوابی کاپیوں کی تعداد ایک سواسی (180)اور تمام درجات کی مجموعی تعداد تین ہزار سات سواسی (3780) بنتی ہے۔

مارکنگ کے بعد جب دفتر کے گودام میں لاکھوں (تقریبا تئیس لاکھ) جوابی کاپیوں کی بوریاں واپس آتی ہیں تو جس طرح اوپر لکھا تھا کہ ان کو گودام میں بھی فرضی رول نمبرز کی ترتیب سے رکھا جاتا ہے،اوران لاکھوں میں یہ چند کاپیاں نکالنا اور وہ بھی الگ الگ درجات کے حساب سے یقیناً ایک مشکل ترین کام ہوتا ہےلیکن مرکزی دفتر کا فعال عملہ یہ کام بھی احسن انداز میں کرلیتا ہے۔

ان جوابی کاپیوں کی سہہ بارہ مارکنگ کے عمل کیلئے تجربہ کار اور سینئر ممتحنین کو ملتان سمیت دیگر شہروں سے دو روز کیلئے دفتر وفاق میں بلایا جاتا ہے۔ان ممتحنین کی تعداد تقریبا پچاس سے زائد ہوتی ہے۔وہ حضرات انتہائی باریک بینی سے ان نمبرز کو چیک کرتے ہیں اور نمبرات کا اندراج کرتے ہیں۔اس طرح نتائج کا آخری اوراہم مرحلہ مکمل ہوجاتا ہے۔

اس حوالہ سے غور کیا جائے کہ کتنے شفاف انداز میں حتمی نتائج تیار کئے جاتے ہیں۔احباب خوب واقف ہیں کہ وفاق المدارس کی ملکی سطح کی پوزیشن حاصل کرنا کتنا شکل ترین ہے،اور ہر پوزیشن میں نمبرات کا فرق اکثر ایک ایک

نمبر سے ہوتا ہے۔

اس عمل سے پوزیشن کے حق دار طلباء وطالبات کو کئی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں، کیونکہ جب ٹاپ تیس کا یہ ضابطہ نہیں تھا تو اس وقت ایک ایک نمبر کے فرق سے بعض طلباء وطالبات محروم ہوجاتے تھے اور پھر بعد میں وہ نظر ثانی کرواتے تو ان کا ایک آدھ نمبر بڑھ بھی جاتا اور پوزیشن بھی دیدی جاتی۔ اگر چہ ان کی پوزیشن کا اعلان بھی دوبارہ ادارہ کی طرف سے کیا جاتا تھا، لیکن پھر بھی قابل طلباء وطالبات کیلئے بڑا مسئلہ ہوتا تھا۔ اب الحمدللہ اس بڑی سہولت سے کم از کم پوزیشن ہولڈرز اور ان کے قریب قریب نمبرات والوں کے اعتماد میں یقینی اضافہ ہوا ہے، اور وہ مدارس و جامعات جن کی سال بھر کی محنتیں ہوتی ہیں وہ بھی اس ضابطہ سے مکمل طور پر مطمئن ہوتے ہیں۔

یقیناً مرکزی دفتر کے شعبوں کی مجموعی کارکردگی انتہائی قابل تحسین ہے اور اس میں بنیادی کردار مرکزی ناظم دفتر زید مجدہ اور ان کے رفقاء کا ہے جو سال کے بارہ مہینوں میں مسلسل فعال رہتے ہیں۔ ان کی اعلیٰ ترین کارکردگی عموماً امتحانات اور نتائج کے حوالہ سے اہل مدارس اور وفاق سے منسلک حضرات کے سامنے یقیناً آتی ہیں لیکن مذکورہ دونوں اہم امور کے علاوہ کے حوالہ سے اوپر مشاہدات کو لکھا......اللہ تعالیٰ مولانا سمیت ان کے تمام معاونین ورفقاء اور دیگر تمام شعبوں کے ذمہ داران کو اپنی شان کے مطابق اجر عطاء فرمائے۔ اور ان کے مخلصانہ جذبہ کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے، اور ہمارے قائدین حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، حضرت مولانا انوار الحق حقانی حفظہم اللہ سمیت تمام اراکین امتحانی کمیٹی، صوبائی نظماء ومسؤلین اور معتمدین کی کاوشوں کو بھی قبول ومنظور فرمائے......آمین

☆......☆......☆

مقالات ومضامین

تزکیہ واحسان: کارِ نبوت کا ایک اہم شعبہ

(آخری قسط)

مولانا مفتی خالد محمود

مدیر: اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ

(گزشتہ سے پیوستہ) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بہت سی چیزیں بدعت حسنہ کے نام سے رواج پا گئی تھیں حضرت مجددؒ نے اس پر بھی سخت نکیر فرمائی اور ببانگ دہل یہ اعلان کیا کہ بدعت ہمیشہ بدعت ہے اس میں حسنہ اور سیئہ کی کوئی تقسیم نہیں، حضرت علی میاںؒ لکھتے ہیں:

''حضرت مجدد صاحب نے اس تقسیم اور بدعت حسنہ کے خلاف جس زور سے علم جہاد بلند کیا اور جس اعتماد وقوت اور علمی استدلال کے ساتھ اس کا انکار کیا اس کی نظیر دور تک اور دیر تک نہیں ملتی، اس سلسلہ میں مکتوبات کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

سنن نبویہ کی ترویج واشاعت کی تحریض اور بدعات کے انسداد کی ترغیب دیتے ہوئے اپنے مخدوم زادہ خواجہ محمد عبداللہ کو ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''یہ وہ وقت ہے کہ حضرت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر ہزار سال گزر چکے ہیں، اور علامات قیامت ظاہر ہونا شروع ہوگئی ہیں، عہد نبوت کے بعد کی وجہ سے سنت مستور اور چونکہ زمانہ کذب و دروغ کا ہے، بدعت رائج ومقبول ہو رہی ہے، کسی شہباز کی ضرورت ہے جو سنت کی نصرت وحمایت کرے اور بدعت کو پسپا اور مغلوب کرے، بدعت کی ترویج، دین کی تخریب کے مرادف ہے، اور مبتدع کی تعظیم قصر اسلام کو منہدم کرنے کے ہم معنی۔ حدیث میں آتا ہے:

''من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام''

(جس کسی نے بدعت والے کی توقیر کی، اس نے اسلام کے منہدم کرنے کے کام میں حصہ لیا)۔

پورے عزم وہمت کے ساتھ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ سنتوں میں سے کسی سنت کو رواج دیا جائے اور بدعتوں میں سے کسی بدعت کا ازالہ کیا جائے، یہ کام ہر وقت ضروری تھا، لیکن ضعف

اسلام کے اس زمانہ میں کہ مراسم اسلام کا قیام، سنت کی ترویج اور بدعت کی تخریب کیساتھ وابستہ ہو گیا ہے، اور بھی ضروری ہے۔

اس کے بعد اسی مکتوب میں بدعت میں ...... کسی قسم کے حسن و جمال ہونے اور بدعتِ حسنہ کی تعبیر و اصطلاح کی مخالفت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''گزشتہ لوگوں میں سے بعض نے بدعت میں کچھ حسن دیکھا کہ بدعت کی بعض قسموں کو انہوں نے مستحسن قرار دیا، لیکن اس فقیر کو اس مسئلہ میں ان سے اتفاق نہیں وہ کسی بھی بدعت کو حسنہ نہیں سمجھتا اور اس میں اس کو سوائے ظلمت و کدورت کے کچھ اور محسوس نہیں ہوتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''**کل بدعة ضلالة**'' (ہر بدعت گمراہی ہے)۔'' (تاریخ دعوت وعزیمت، ج چہارم، ص ۲۵۶ تا ۲۵۸)

غرضیکہ اگر تصوف کے نام پر اس راہ میں بدعات، رسوم اور غلط نظریات کا رواج ہوا تو انہی اللہ والوں اور اہل تصوف نے ہی ہر دور میں اس کا رد بھی کیا اور اصل صورت حال جو عین شریعت تھی اسے واضح کر کے امت کے سامنے پیش کیا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ان کے تربیت یافتہ خلفاء اس میدان میں سرفہرست ہیں۔ بقول علی میاں رحمۃ اللہ علیہ:

''ایک گوشۂ عزلت میں بیٹھ کر کس طرح ''آدم گری'' و ''مردم سازی'' روحانی تزکیہ و تربیت کا وہ کام انجام دیا گیا جس کے نتیجہ میں وہ مردانِ کار تیار ہوئے، جنہوں نے ہندوستان کے مختلف مرکزی مقامات میں بیٹھ کر اور پھر افغانستان و ترکستان اور پھر عراق و شام و ترکی و حجاز میں پھیل کر یادِ خدا کی سرگرمی، اعلاء کلمۃ اللہ کی کوشش، مردہ سنتوں کے احیاء، حمایت شریعت و اماتتِ بدعت کا عظیم الشان کام انجام دیا، وحدۃ الوجود کے غالی داعیوں اور آزاد مشرب صوفیوں کے اثرات کا ازالہ کیا، اور مختصراً خدا طلبی اور احترام شریعت کا صور پھونک دیا، اور کم سے کم تین صدیوں تک اس کام کو اس قوت و عزیمت اور اس انہماک و مصروفیت کے ساتھ جاری رکھا کہ پورے عالم اسلام میں ہر جگہ وہی وہی نظر آتے ہیں، اور یہ تین صدیاں انہیں کی روحانی و علمی قیادت کی صدیاں کہلانے کی مستحق ہیں۔'' (تاریخ دعوت وعزیمت ج چہارم، ص ۲۰)

پھر اسی سلسلہ سے وابستہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ اور ان کا پورا خانوادہ میدانِ عمل میں اترا اور انہوں نے گویا از سر نو اسلامی تعلیمات کو زندہ کر کے اپنی اصلی شکل میں امت کے سامنے پیش کیا کیوں کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے زمانہ میں اسلام اور اسلامی دنیا کی صورت حال یہ تھی:

''اٹھارویں صدیں تک اسلامی دنیا اپنے ضعف کی انتہا کو پہونچ چکی تھی، صحیح قوت کے آثار کسی جگہ نہیں پائے جاتے تھے، ہر جگہ جمود وتنزل نمایاں تھے، آداب واخلاق قابل نفرت تھے، عربی تہذیب کے آخری آثار مفقود ہوکر ایک قلیل تعداد وحشیانہ عشرت میں اور عوام وحشیانہ مذلت میں زندگی بسر کرتے تھے، تعلیم مردہ ہوگئی تھی، اور چند درسگاہیں، جو ہولناک زوال میں باقی تھیں وہ افلاس وغربت کی وجہ سے دم توڑ رہی تھیں، سلطنتیں مطلق العنان تھیں، اور ان میں بدنظمی اور خون ریزی کا دور دورہ تھا، جگہ جگہ کوئی بڑا خود مختار جیسے سلطانِ ٹرکی یا ہند کے شاہان مغلیہ کچھ شاہی شان قائم کیے ہوئے تھے، اگر چہ صوبہ جات کے امراء اپنے آقاؤں کی طرح آزاد سلطنتیں جو ظلم واستحصال بالجبر پر مبنی تھیں، قائم کرنے کے بہت کوشاں تھے، اسی طرح امراء متواتر سرکش، مقامی رئیسوں اور قطاع الطریق کی جماعتوں کے خلاف جو ملک کو آزار پہونچاتے تھے، برسرپیکار تھے، اس منحوس طرز حکومت میں رعایا لوٹ مار اور ظلم و پامالی سے نالاں تھی، دیہاتیوں اور شہریوں میں محنت کے محرکات مفقود ہوگئے تھے، لہٰذا تجارت وزراعت دونوں اس قدر کم ہوگئی تھیں کہ محض سدِ رمق کے لیے کی جاتی تھیں۔

مذہب بھی دیگر امور کی طرح پستی میں تھا، تصوف کے طفلانہ توہمات کی کثرت نے خالص اسلامی توحید کو ڈھک لیا تھا، عوام وجہال تعویذ، گنڈے اور مالا میں پھنس کر گندے فقراء اور دیوانے درویشوں سے اعتقاد رکھتے تھے، اور بزرگوں کے مزاروں پر زیارت کو جاتے تھے، اور ان کی پرستش بارگاہ ایزدی کے شفیع و ولی کے طور پر کی جاتی تھی۔ کیوں کہ ان جہال کا خیال تھا کہ خدا ایسا برتر ہے کہ وہ اس کی طاعات بلا واسطہ نہیں ادا کر سکتے، قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم کو نہ صرف پس پشت ڈال رکھا تھا بلکہ اس کی خلاف ورزی بھی کی جاتی تھی، افیون اور شراب خوری عام ہو رہی تھی، زنا کاری کا زور تھا، اور ذلیل ترین اعمال قبیحہ کھلم کھلا بے حیائی کے ساتھ کیے جاتے تھے۔'' (تاریخ دعوت وعزیمت ج پنجم، ص۴۰، ۴۱)

مولانا سید سلیمان ندویؒ نے اس مجموعی صورت حال کا نقشہ اپنے ایک مضمون میں بڑی بلاغت واختصار کے ساتھ کھینچا ہے، وہ لکھتے ہیں:

''مغلیہ سلطنت کا آفتاب لبِ بام تھا، مسلمانوں میں رسوم وبدعات کا زور تھا، جھوٹے فقراء اور مشائخ اپنے بزرگوں کی خانقاہوں میں مسندیں بچھائے اور اپنے بزرگوں کے مزاروں پر چراغ جلائے بیٹھے تھے، مدرسوں کا گوشہ گوشہ منطق وحکمت کے ہنگاموں سے پرشور تھا، فقہ وفتاویٰ کی لفظی پرستش ہر مفتی کے پیش نظر

تھی، مسائل فقہ میں تحقیق وتدقیق مذہب کا سب سے بڑا جُرم تھا، عوام تو عوام خواص تک قرآن پاک کے معانی ومطالب اور احادیث کے احکامات وارشادات اور فقہ کے اسرار ومصالح سے بے خبر تھے۔''

(تاریخ دعوت وعزیمت، ج پنجم، ص ۶۴)

ان حالات میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اوران کی اولاد نے قرآن کریم کی تعلیم کو عام کیا، صحاح ستہ کی تعلیم کی صورت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا درس دیا۔ یوں بزرگوں کے اقوال کے بجائے قرآن وسنت سے لوگوں کو وابستہ کیا اور یقیناً جہاں قرآن وحدیث کا نور آتا ہے وہاں خرافات وبدعات کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب کے دائرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے علی میاںؒ لکھتے ہیں:

''شاہ صاحب سے اللہ تعالیٰ نے تجدید واصلاح امت، دین کے فہم صحیح کے احیاء، علوم نبوت کی نشر و اشاعت اور اپنے عہد وملت کے فکر وعمل میں ایک نئی زندگی اور تازگی پیدا کرنے کا جو عظیم الشان کام لیا، اس کا دائرہ ایسا وسیع اور اس کے شعبوں میں اتنا تنوع پایا جاتا ہے جس کی مثال معاصر ہی نہیں دور ماضی کے علماء ومصنفین میں بھی کم نظر آتی ہے۔ (تاریخ دعوت وعزیمت، ج پنجم، ص ۱۳۰)

حضرت شاہ صاحب نے پوری قوت کے ساتھ قراان وحدیث کی طرف لوگوں خصوصا علماء کو دعوت دی چنانچہ شاہ صاحب اپنے رسالہ ''وصایا'' میں لکھتے ہیں:

''اس فقیر کی پہلی وصیت یہ ہے کہ اعتقاد وعمل میں کتاب وسنت کو مضبوط ہاتھوں سے تھاما جائے اور ہمیشہ ان پر عمل کیا جائے، عقائد میں متقدمین اہل سنت کے مذہب کو اختیار کیا جائے اور (صفات وآیات متشابہات) کے سلسلہ میں سلف نے جہاں تفصیل وتفتیش سے کام نہیں لیا، ان سے اعراض کیا جائے اور معقولیان خام کی تشکیلات کی طرف التفات نہ کیا جائے۔'' (تاریخ دعوت وعزیمت، ج پنجم، ص ۱۶۵، ۱۶۶)

ایک جگہ فرماتے ہیں:

''میں ان طالبان علم سے کہتا ہوں جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں کہ اللہ کے بندو! تم یونانیوں کے علوم کے طلسم اور صرف ونحو ومعانی کے دلدل میں پھنس کر رہ گئے، تم نے سمجھ لیا کہ علم اسی کا نام ہے، حالاں کہ علم یا تو کتاب اللہ کی آیت محکم ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابتہ، تمہیں چاہیے تھا کہ تمہیں یہ یاد رہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے نماز پڑھی، آپ کیسے وضو فرماتے تھے، قضائے حاجت کے لیے کس طرح جاتے تھے، کیسے روزہ رکھتے تھے، کیسے حج کرتے تھے، کیسے جہاد کرتے تھے، آپ کا انداز گفتگو کیا تھا،

حفظِ لسان کا طریقہ کیا تھا، آپ کے اخلاق عالیہ کیا تھے؟ تم آپ کے اسوہ پر چلو اور آپ کی سنت پر عمل کرو، اس بناء پر کہ وہ آپ کا طریق زندگی اور سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ (تاریخ دعوت وعزیمت، ج پنجم، ص ۱۸۷)

''حقیقت یہ ہے کہ اگر ہندوستان میں اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو پیدا نہ کرتا اور ان سے اپنے دین کی دستگیری نہ فرماتا تو یوں تو اللہ تعالیٰ اپنے دین کا نگہبان ہے، اس کی حفاظت دین کے طریقے ہزار ہیں لیکن بظاہر تیرہویں صدی تک یا تو اسلام ہندوستان سے بالکل فنا ہو جاتا یا اتنا بگڑ جاتا جتنا ہندو مذہب، یہ دو بزرگ ہندوستان کے مسلمانوں کے جلیل القدر محسن اور سلام کے عظیم الشان پیشوا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، احیائے اسلام اور خدمت شرع کے تذکرے میں ان نائبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور درویشوں کے ساتھ ایک ''دنیا دار'' بادشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر مرحوم کا نام بھی زبان پر آتا ہے۔'' (سیرت سید احمد شہیدؒ، ج اول، ص ۶۸)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے صاحبزادگان نے بھی اپنے والد محترم کے علم اور انداز کو آگے بڑھایا اور قرآن وحدیث کی روشنی میں شریعت مطہرہ اور سنت نبوی کو زندہ رکھا اور بدعات کے فسوں کو توڑا۔ پھر انہی کے تربیت یافتہ حضرت سید احمد شہید اور ان کی تیار کردہ جماعت میدان میں اتری، حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ اور ان کے رفقاء نے اس وقت ایک عظیم تحریک چلائی جب مشرکانہ رسوم وبدعات کا زور تھا، دین کے احکامات کو نظرانداز کیا جارہا تھا، قرآن وحدیث میں تاویلات کا عام رواج تھا، اس تحریک نے مسلمانوں میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا، جو ان سے وابستہ ہوا اس میں ایک انقلاب آیا اور حیرت انگیز تبدیلی آئی، بدعتوں سے نفرت پیدا ہوئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنتوں کی محبت پیدا ہوئی، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اس تحریک کی دعوت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انقلاب کے بارے میں لکھتے ہوئے فرمایا:

''پہلا انقلاب'' حقیقی اسلام کی طرف بازگشت اور دینی زندگی کا احیاء ہے جو انقلابِ عظیم ہے۔ اس بارے میں آپ کا شمار امت کے عظیم ترین مصلحین اور مجددین میں ہے۔ آپ کے وجود نے اسلام کے حق میں بارانِ رحمت اور بادِ بہاری کا کام کیا، آپ کے ہاتھ پر لاکھوں انسانوں نے توبہ کی، خدا کا نام سیکھا اور دین کا راستہ اختیار کیا۔ فساق وفجار ابرار واخیار ہوگئے، ہزارہا غافل وکم ہمت شیخ وقت اور سالک طریق بن گئے۔ آپ جدھر سے گزرے، عمل کا شوق، عبادتِ الٰہی کا ذوق، اتباع سنت کا ولولہ پیدا ہوگیا، طاعات

آسان ہوگئیں، معاصی سے نفرت ہوگئی، خشیت الٰہی پیدا ہوگئی، جہاں آپ نے کچھ دن قیام کیا، شراب کی دوکانیں بند ہوگئیں، میخانوں میں خاک اڑنے لگی، مسجدیں آباد ہوگئیں، جب آپ سفرِ حج کے لیے مکان سے چلے تھے، تو آپ نے فرمایا تھا:

''مجھ کو عنایت الٰہی سے اُمید قوی ہے کہ اس سفر میں اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں لاکھوں آدمیوں کو ہدایت نصیب کرے گا اور ہزاروں ایسے لوگ کہ دریائے شرک و بدعت اور فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے ہیں او رشعائرِ اسلام سے مطلق ناواقف ہیں، وہ پکے مؤحد اور متقی ہوجائیں گے۔ بعد کے حالات سے یہ پیشن گوئی حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔''(سیرۃ سید احمد شہید، حصہ اول، صفحہ ۵۲۵، ۵۲۶)

''دوسرا انقلاب شرک و بدعت کا استیصال اور توحید و سنت کی اشاعت ہے۔ اس میں کم سے کم ہندوستان کی تاریخ میں آپ کا کوئی مثیل نہیں، آپ سے شرک و بدعت کی اس قدر بیخ کنی ہوئی کہ اگر کوئی حکومت بزور شمشیر کرتی، تو اس سے زیادہ استیصال ممکن نہ تھا۔ آپ توحید و سنت پر لوگوں سے بیعت لیتے اور سب سے زیادہ اسی پر زور دیتے۔ آپ کے متبعین و منتسبین میں یہی رنگ سب سے زیادہ نمایاں تھا اور اس میں وہ صحابہؓ کا نمونہ تھے۔

بیعت کے وقت آپ کی سب سے بڑی تاکید اور آپ کے طریق کی سب سے مقدم اور سب سے اہم دفعہ یہی تھی کہ شرک و بدعت سے پوری طرح احتراز کیا جائے گا اور توحید و سنت پر استقامت کی جائے گی۔ آپ کے نزدیک یہی طریقت کا مقصود اور یہی شریعت کی بنیاد تھی۔ (سیرۃ سید احمد شہید، حصہ اول، صفحہ ۵۳۱، ۵۳۲)

''اس کے علاوہ آپ نے مسلمانوں کی زندگی اور معاشرت میں انقلاب عظیم برپا کردیا، بیسیوں آداب و اسلامی عادات معاشرت میں داخل ہوگئے اور ایک نئی نسل پیدا ہوگئی، جو اپنے اخلاق، معاملات اور روزانہ زندگی میں تیرھویں یا چودھویں صدی کی نہیں بلکہ قرنِ اول کی معلوم ہوتی ہے۔''(سیرۃ سید احمد شہید، حصہ دوم، صفحہ ۵۴۱)

''سید صاحبؒ کا سب سے بڑا تجدیدی کارنامہ آپ کی سب سے بڑی کرامت اور آپ کی زندہ یادگار آپ کی پیدا اور تربیت کی ہوئی وہ بے نظیر جماعت تھی جس کی مثال اتنی بڑی تعداد میں اس جامعیت و کاملیت کے ساتھ خیر القرون کے بعد بہت کم ملتی ہے۔ ان کی صحیح اور محتاط تعریف یہ ہے کہ وہ تیرھویں صدی

میں صحابہ کرامؓ کا نمونہ تھے اور یہ کسی مسلمان فرد یا جماعت کے لیے آخری تعریف ہے۔ یہ لوگ بلا مبالغہ عقائد، اعمال و اخلاق، توحید، اتباع سنت، شریعت کی پابندی، عبادت وتقویٰ، سادگی وتواضع، ایثار و خدمت خلق، غیر دینی، شوقِ جہاد وشہادت، صبر و استقامت میں مہاجرین کا نمونہ تھے۔'' (سیرۃ سید احمد شہید، حصہ دوم، صفحہ۵۴۳)

''سید صاحب نے جو مبارک جماعت تیار کی خصوصیات میں سب سے نمایاں اور لائق ذکر بات اس کی جامعیت ہے، اس میں جہاد اصغر (تزکیۂ نفس) بھی تھا اور جہاد اکبر (جہاد وقتال) بھی، خدا سے محبت بھی خدا کا خوف بھی، خدا کے لیے محبت، خدا کیلیے نفرت بھی، زہد وعبادت بھی اور دینی حمیت اور اسلامی غیرت بھی، تلوار بھی اور قرآن بھی، عقل بھی اور جذبات بھی، گوشۂ مسجد میں تسبیح ومناجات بھی اور گھوڑے کی پیٹھ پر ''تکبیر مسلسل'' بھی۔ یہ وہ صفات وکمالات جو اکثر سوانح نگاروں کی نظر میں ایک دوسرے سے متضاد اور متصادم نظر آتے ہیں، لیکن یہ سب درحقیقت اس صحیح دینی فہم اور دینی شعور کا کرشمہ تھا، جو سید صاحب کی شخصیت اور صحیح تربیت کی وجہ سے جماعت مجاہدین میں پختہ اور راسخ ہو چکا تھا، اور زندگی کے سارے شعبوں پر حاوی تھا۔ اس کا دوسرا بڑا سبب یہ تھا کہ یہ دینی جماعت یا تحریک دینی تربیت کے اہم مرحلہ سے سرسری طور پر نہیں گزری تھی، اور بغیر تیاری کے اس نے کارزارِ حیات میں قدم نہیں رکھا تھا اس نے ان معاملات میں بہت سوچنے سمجھنے کے بعد ہاتھ ڈالا تھا، اور اس کے لیے وہی راستے اختیار کیے تھے، جو منزل مقصود تک لیجاتے ہیں۔ یہ ایک صاحب یقین اور مجاہد نسل کی بہترین تصویر اور اخلاص وللّٰہیت کا وہ صحیح معیار اور دلکش نمونہ ہے جو ہر زمانہ میں مطلوب اور شریعت کا مقصود ہے۔'' (جب ایمان کی بہار آئی، ص ۶، ۷)

ان تمام اقتباسات کو پیش کرنے کا مطلب ہے کہ وہ لوگ جو صوفیا اور اہل تصوف کہلاتے ہیں، جنہوں نے زندگی بھر اس تصوف (دراصل تزکیہ واحسان) کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا جو اس فن کے حقیقی علمبردار تھے انہوں نے ہمیشہ شریعت کو مقدم رکھا، توحید وسنت پر زور دیا اور اتباع سنت کو خود بھی لازم پکڑا اور دوسروں کو بھی اس کا درس دیا اور شرک وبدعت کی بھرپور تردید کی۔

علمائے دیوبند حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خانوادے کے علوم کے وارث ہوئے۔ اس جماعت حقہ نے قرآن وحدیث کو ہی بنیاد بنایا۔ اسی سے علم کی شمعیں روشن کیں، اسی کی روشنی میں لوگوں کی تربیت کی اور قرآن وحدیث کے زیور سے آراستہ ہوکر اصلاح وارشاد کا کام کیا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ دارالعلوم دیوبند اور اکابر دیوبند کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

''گیارہویں سے چودھویں صدی تک کا ہندوستان کا زمانہ ہے، اس موقع پر ایک بات اہل نظر کو صاف نظر آئے گی کہ دینی قطبیت کا مرکز دوسرے اسلامی ملکوں سے ہندوستان کو منتقل ہوگیا، چنانچہ دینی و مذہبی علوم وفنون، حدیث وتفسیر کی خدمت اور ہدایت خلق اور احیائے سنن و رد بدعات کے لحاظ سے ہندوستان تمام دوسرے اسلامی ملکوں پر سبقت لے گیا۔ کیوں کہ ان صدیوں میں ہندوستان میں جو ہستیاں نمودار ہوئیں، ان کی نظیر دوسرے ملکوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً گیارہویں صدی کے آغاز میں حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (متوفی: ۱۰۳۴ھ) اور بارہویں صدی کے وسط میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفی: ۱۱۷۶ھ) اور تیرھویں صدی کے وسط میں مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلویؒ اور مولانا سید احمد بریلوی شہیدؒ (شہادت: ۱۲۴۶ھ)۔'' (مقدمہ تجدید دین کامل مولانا سید سلیمان ندویؒ، ص۳۰)

حضرت سید احمد شہیدؒ کے بعد انہی کے متوسلین میں ایک ایسی شخصیت نمایاں ہوئی جو عشق ومعرفت، زہد وتقویٰ، اخلاص وایمان، فہم وفراست، علم وعمل اور حال وقال میں اپنے اسلاف کی صحیح جانشین تھی اور جسے قدرت نے اس دور میں امت اسلامیہ کی اصلاح وتربیت کا مرکز ومحور بنایا تھا۔ یہ قطب العالم شیخ العرب والعجم مولانا شاہ امداداللہ مہاجر مکی (متوفی: ۱۳۱۷ھ) کی ذات گرامی تھی، جو اکابر دیوبند کی مرشد ومربی اور ہندوستان میں تحریک دعوت وعزیمت اور تحفظ دین کی مؤسس وبانی تھی۔ ''دارالعلوم دیوبند'' حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کے سوز دروں کا مظہر اور ان کی سحر گاہی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔''

تجدید واحیائے دین کی جو تحریک گیارہویں صدی سے ہندوستان منتقل ہوئی تھی، اور اپنے اپنے دور میں مجدد الف ثانیؒ، محدث دہلویؒ اور شہیدِ بالاکوٹ جس امانت کے حامل تھے، دارالعلوم اس وراثت و امانت کا حامل تھا، لوگ ''مدرسہ عربی دیوبند'' کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں، کوئی اسے علوم اسلامیہ کی یورنیورسٹی سمجھتا ہے، کوئی جہادحریت کے مجاہدین کی تربیت گاہ اسے قرار دیتا ہے، کوئی اسے دعوت وعزیمت اور سلوک وتصوف کا مرکز سمجھتا ہے، لیکن میں حضرت حاجی صاحبؒ کے لفظوں میں اسے ''بقائے اسلام اور تحفظ دین کا ذریعہ'' سمجھتا ہوں۔

دوسرے لفظوں میں آپ چاہیں تو کہہ سکتے ہیں، مجددین اُمت کا جو سلسلہ چلا آرہا تھا دارلعلوم دیوبند......اپنے دور کے لیے......مجددین امت کی تربیت گاہ تھی، یہیں سے مجدد اسلام حکیم الامت تھانویؒ

نکلے، اسی سے دعوت وتبلیغ کی تجدیدی تحریک ابھری، جس کی شاخیں چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں، یہیں سے تحریک حریت کے داعی تیار ہوئے، یہیں سے فرق باطلہ کا توڑ کیا گیا، یہیں سے محدثین، مفسرین، فقہاء اور متکلمین کی کھیپ تیار ہوئی۔ مختصر یہ کہ دارالعلوم دیوبند نے نہ صرف یہ کہ نابغہ شخصیتیں تیار کیں بلکہ اسلام کی ہمہ پہلو تجدید واحیاء کیلیے عظیم الشان اداروں کو جنم دیا۔ اس لیے دارالعلوم کو اگر تجدید واحیائے دین کی یونیورسٹی کا نام دیا جائے تو شاید یہ اس کی خدمات کا صحیح عنوان ہوگا۔'' (تحفۂ قادیانیت، جلد اول، ص ۱۱۷ تا ۱۲۰)

دارالعلوم دیوبند سے جو افراد تیار ہوئے ان عظیم افراد نے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانا، ان کی اصلاح کرنا، ان کو متبع سنت بنانا اور ان کے اخلاق کا تزکیہ کرنا اپنا مقصدِ زندگی بنالیا تھا۔ یہ حضرات مرجع خلائق تھے، معلومات کا خزانہ اور مکارمِ اخلاق کا نمونہ تھے، زہد وتقویٰ کا پیکر تھے، یہ وہ عظیم ہستیاں تھیں جن کے وجودِ مسعود سے علم وعلماء کا وقار قائم تھا، جن کی انفاسِ قدسیہ سے ارشاد وتلقین کی شمعیں روشن اور اصلاح وتربیت کی محفلیں آباد تھیں، جو شمع کی مانند خود پگھلتے رہے مگر مخلوقِ خدا پر ضوفشانی کرتے رہے، جو خود جلتے رہے مگر دوسروں کو جلا بخشتے رہے، جو خود بے قرار و بے چین رہ کر دوسروں کی راحت کا سامان کرتے رہے، ان عظیم انسانوں کے سایۂ عاطفت میں بے کس ودر ماندہ افراد پناہ لیتے تھے، مجروح دل ان کے انفاس سے مرہم وشفا پاتے تھے، یہ مقدس شخصیات طالبانِ رشد وہدایت کے لیے مینارۂ نور تھیں، جس کی روشنی میں سالکین کے لیے راہِ ہدایت پر گامزن ہونا آسان ہو جاتا تھا، ان کا حال وقال سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، ان شخصیتوں نے ایک عالم کے عالم کو اپنی طرف کھینچا اور بے شمار دلوں نے ان کے فیضانِ صحبت سے جلا پائی، اور ان کے وجود سے چمن اسلام سرسبز وشاداب اور سدا بہار رہا۔

ان حضرات کا ہر نقش سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن ستارا تھا، جن کی نشست وبرخاست، جن کے روزمرہ کے معمولات، جن کی صورت وسیرت، جن کی وضع قطع، جن کا لباس، جن کا رہن سہن، جن کی گفتگو، غرضیکہ زندگی کے جس گوشے پر نگاہ ڈالیے اس میں سیرتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک، اتباع سنت کے نقوش، پیرویٔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ جلوہ گر نظر آئے گا۔ یہ بزرگ چلتے پھرتے دین کے پیکر، زہد و تقویٰ کے نمونے، ایثار ومحبت کی تفسیریں اور خلق خدا کے لیے رشد وہدایت کے سرچشمے تھے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ علماء دیوبند نے جہاں علمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور ان کی علمی و تدریسی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں وہاں ان علماء حقہ نے اصلاح وارشاد کے میدان میں بھی نمایاں

خدمات انجام دیں اور ہمیشہ توحید وسنت کی دعوت دی، شرک و بدعت کا نہ صرف یہ کہ رَد کیا بلکہ ان کے ختم کرنے اور ان کے استیصال میں اہم کردار ادا کیا، ہر شخص کھلی آنکھوں مشاہدہ کرسکتا ہے جہاں جہاں علماء دیوبند اور ان سے وابستہ افراد جن میں تبلیغی احباب بھی شامل ہیں پہنچے وہاں توحید وسنت کا رواج ہوا اور شرکیہ افعال، بدعات اور رسم ورواج ختم ہوئے اور جہاں یہ علماءِ حق نہ پہنچ پائے وہاں کی صورت حال آج بھی یکسر مختلف ہے۔

صرف اس بنیاد پر کہ تصوف میں غلو اور شخصیت پسندی کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئیں اور بعض جگہ قبر پرستی کی نوبت آئی، حالاں کہ وہ تصوف کی اصل شکل نہیں ہے ہر شخص کو جو تصوف سے وابستہ ہو قبوری کہہ کر رد کر دینا اور خصوصاً علماءِ دیوبند کو اس صف میں شامل کرنا یا تو ناواقفیت کی بناء پر ہے یا پھر عناد اور تعصب کی بنیاد پر۔

اس کے ساتھ یہ بھی پیش نظر رہے کہ تصوف جب ایک باقاعدہ فن بن گیا، اس کی اصطلاحات وجود میں آئیں اور ان اصطلاحات کی تعبیر وتشریح میں فلسفیانہ موشگافیاں ہونے لگیں تو یہ چیز خود تصوف کو سمجھنے میں آڑ بن گئی، حالاں کہ تصوف کوئی نظریہ یا فلسفہ نہیں بلکہ یہ تو عملی چیز ہے اور بقول حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ ''جس کی ابتداء تصحیح نیت اور انتہا وہ احسان کی کیفیت ہے''جس کا تذکرہ حدیث جبرئیل میں ہے۔تصوف کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ انسان اخلاق حمیدہ سے آراستہ ہو جائے اور اخلاقِ رذیلہ اس سے دور ہو جائیں۔

آخر میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کر کے بات ختم کرتا ہوں۔

چند دن قبل ایک عالم نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا قول سنایا کہ مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے:

''سنت ایک نور ہے اور بدعت ظلمت وتاریکی ہے اس وقت ہر جگہ بدعات کی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جہاں تاریکی ہو لاکھ شور مچایا جائے تاریکی ہے، اندھیرا ہے تو اندھیرا اس شور مچانے سے بالکل دور نہیں ہوگا، ہاں ایک چھوٹا سا دیا بھی جلا دیا جائے تو اندھیرے میں کمی آئے گی، اسی طرح کتنا ہی شور مچاؤ، واویلا کرو کہ بدعات پھیلی ہوئی ہیں، ہر طرف بدعات کا راج ہے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، ہاں ان بدعات کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں سنت کا چراغ جلاتے چلے جاؤ، بدعات کا اندھیرا خود بخود چھٹنا شروع ہو جائے گا۔''

بس یہی بات ہے کہ علماءِ دیوبند اور تبلیغ والے دوسروں کی طرح بدعت، بدعت اور شرک کہہ کر شور نہیں مچاتے ہاں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ جہاں جائیں سنتوں کو زندہ کریں اور سنتوں کے چراغ جلاتے جائیں اور سنتوں کا اجالا پھیلا کر بدعات کے اندھیرے کو دور کرتے چلے جائیں۔واللہ اعلم

شذرہ

اساتذہ تجوید وقراءت کی خدمت میں چند باتیں

قرآن پاک عربی زبان میں ہے اس لیے عربی انداز واسلوب میں پڑھنا ضروری ہے، قرآن کو عربی میں پڑھنے اور عربیت کوملحوظ رکھ کر پڑھنے کے لئے تجوید سیکھنا ضروری ہے، تجوید میں اصل چیز مخارج اور صفات کی ادائیگی ہے، لہجہ فطری طور پر جو بن جائے بہتر ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے استاذ مسند الہند فی التجوید والقراء ت حضرت قاری عبدالرحمٰن مکیؒ کے بڑے بھائی اور استاذ حضرت قاری عبداللہ مکیؒ کے حوالے سے ایک بات فرمائی کہ انہوں نے اپنے شاگرد حضرت تھانویؒ کو مشق کراتے ہوئے کہا کہ: ’’اشرف علی! دوران مشق لہجہ کی طرف مطلق التفات نہ کرنا، مخرج اور صفات کے بعد جو لہجہ بن جائے وہ مستحسن ہے۔‘‘ (اشرف السوانح حصہ اول)۔

آواز اگر قواعدِ تجوید کے تابع ہے تو لہجہ ہے، اگر اس کے برعکس ہوجائے یعنی تجوید کی رعایت نہ ہو اور ساز وآواز، اس کے اتار چڑھاؤ ہی کی طرف توجہ ہو تو وہ لہجہ؛ لہجہ نہیں، بلکہ گانا؛ گانے کی طرز ہوجائے گی جو درست نہیں، نتیجتاً لحن جلی اور لحن خفی لازم آئے گی۔ اصل چیز ہے تجوید الحروف اور اس کے تابع ہے تجوید الغنۃ والمدود یعنی غنہ اور مدود حرفوں کی ادائیگی میں معاون ہیں۔ لہجہ اور اداءِ الفاظ میں پہلے الفاظ ہیں، لہجہ بعد میں ہے اور یہی فطری ترتیب بھی ہے کہ بچہ پہلے الفاظ سیکھتا ہے اس کے بعد لب ولہجہ اور اہل خانہ کا طرزِ گفتگو اپناتا ہے۔ اچھی ادائیگی ہر کوئی سیکھ سکتا ہے لیکن اچھا لہجہ ہر کوئی نہیں سیکھ سکتا اس لیے ادائیگی پر توجہ ہونا چاہیے۔

مشہور اندازِ تلاوت تین ہیں: (۱) ترتیل (۲) تدویر اور (۳) حدر۔

مصری قراء عام طور پر ترتیل میں پڑھتے ہیں، تدویر کو اہل عرب، اہل حجاز نے اپنایا اور حدر برصغیر (ہندو پاک بنگلہ دیش) میں پڑھا جاتا ہے، بطور خاص تراویح میں اسی انداز کو تیز پڑھتے ہوئے اپنایا جاتا ہے لیکن یہ پڑھنا اسی وقت معتبر ہوگا جب قواعد تجوید کی رعایت بھی ہو، ورنہ نہیں۔ تینوں اندازِ تلاوت میں قراء کرام کے نزدیک اصل "تدویر" ہی ہے پنجگانہ خصوصاً جہری نمازوں میں اسے ہی اختیار کیا جاتا ہے۔ جس طرح ہر طالب علم مُقرّ نہیں ہو پاتا اسی طرح تجوید کا ہر طالبعلم بھی مُرتِّل نہیں ہوسکتا، آج اسی اندازِ ترتیل کو قاری ہونے کا معیار قرار دے دیا گیا، حالانکہ بہت سے قراء ہیں جو زیادہ خوش الحان اور اچھے لہجے والے نہیں ہیں لیکن انہیں اس فن میں مہارت حاصل ہے، انہوں نے سینکڑوں اچھے قرآن پڑھنے والوں کو تیار کیا ہے، اصل چیز فن کی معرفت ہے۔ خلاصہ یہ کہ تدویر اصل اندازِ تلاوت ہے، ترتیل طالب علم کا شوق ہے، حدر اگر قواعد تجوید کے ماتحت ہو تو قابل قبول ہے ورنہ نہیں۔ (قاری الطاف حسین ملی)

معلّمہ کی شہادت پر اظہار افسوس

اسلام آباد/ ڈیرہ اسماعیل خان (29 / مارچ 2022ء) ڈیرہ اسماعیل خان کے مدرسہ اصلاح البنات کی معلّمہ کو شہید کر دیا گیا، اہل علاقہ کے بقول وقوعہ میں چند خواتین ملوث ہیں، وفاق المدارس نے مدرسہ کی معلّمہ کی شہادت کے واقعہ کو افسوسناک قرار دیا، واقعہ کی غیر جانبدارانہ اور منصفانہ تحقیقات کا مطالبہ، مدرسہ کی معلّمہ کی شہادت میں ملوث خواتین کو نشان عبرت بنایا جائے تفصیلات کے مطابق ڈیرہ اسماعیل خان میں واقع مدرسہ اصلاح البنات کی ایک معلّمہ کو صبح سات بجے چھری کے وار کر کے شہید کر دیا گیا، اہل علاقہ کے بیان کے مطابق محلے کی تین خواتین اس ظالمانہ کارروائی میں ملوث ہیں، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سینئر نائب صدر مولانا انوار الحق حقانی، ناظم اعلی وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری اور صوبائی ناظم مولانا حسین احمد نے واقعہ کو افسوسناک اور قابل مذمت قرار دیتے ہوئے اس کی آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا اور وقوعہ میں ملوث خواتین کو فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

شیخ الحدیث مولانا فیض اللہ آزاد کا طویل علالت کے بعد انتقال

کراچی (27 / مارچ 2022ء) معروف دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم حنفیہ اورنگی ٹاؤن کے بانی و مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا فیض اللہ آزاد طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ وفاق المدارس کے میڈیا کوآرڈینیٹر مولانا طلحہ رحمانی کے مطابق مولانا فیض اللہ آزاد مرحوم کی پیدائش 1955ء میں کوٹ ادو میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقہ میں معروف علمی مرکز جامعہ دار المبلغین میں حاصل کی، 1975ء میں معروف دینی درسگاہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں درس نظامی کے آخری دو سال پڑھ کر سند فراغ حاصل کی، درس نظامی سے فراغت کے بعد جامعہ بنوری ٹاؤن میں ہی دو سالہ فقہ اور فتاوی میں اسپیشلائیزیشن مکمل کر کے مفتی کی سند بھی حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری، مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی، امام اہل سنت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا بدیع الزمان، مولانا سید مصباح اللہ شاہ، علامہ دوست محمد قریشی سمیت دیگر شامل ہیں، تعلیم سے فراغت کے بعد جمشید روڈ کراچی میں جامع مسجد فاروقی اور جامع مسجد صدیقیہ میں امامت وخطابت کی ذمہ داریاں انجام دیں، 1982ء میں اپنے استاد امام اہل سنت مفتی احمد الرحمٰن مرحوم کے حکم پر ان کی زیر سرپرستی اورنگی ٹاؤن میں

جامعہ دارالعلوم حنفیہ کی بنیاد رکھی، چالیس برسوں میں اس ادارہ سے ہزاروں طلباء وطالبات نے دینی وعصری تعلیم حاصل کی۔1995ء میں اپنے ادارہ میں بچیوں کی دینی تعلیم وتربیت کیلئے وسیع احاطہ میں جدید سہولیات سے آراستہ مدرسۃ البنات بھی قائم کیا جس میں سیکڑوں طالبات زیرِتعلیم ہیں اور یہاں پڑھنے والی سیکڑوں طالبات مختلف دینی اداروں میں معلّمہ کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔مولانا آزاد مرحوم نے کئی مساجد ومدارس اور مکاتب قائم کئے،جس میں بلوچستان میں جامعہ رشیدیہ تعلیم القرآن اور کوٹ ادو پنجاب میں اپنے استاد علامہ بنوری کے نام کی نسبت سے جامعہ فیض العلوم بنوریہ جیسے بڑے ادارہ بھی قائم کئے،آپ کے قائم کردہ اداروں میں سیکڑوں طلباء وطالبات زیرِتعلیم ہیں۔آپ کچھ عرصہ سے شوگر اور دل کے امراض میں مبتلاء تھے۔باوجود ضعف اور امراض کے آپ اپنی دینی ذمہ داریوں میں مصروف رہتے،دوتین روز قبل امراض میں شدت کی بناء پر اسپتال لے جایا گیا جہاں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب تقریباً سڑسٹھ (67) برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہوگیا۔سوگواران میں آپ کی اہلیہ،تین فرزند مولانا فضل الرحمٰن آزاد،مفتی شفیق الرحمٰن آزاد،حافظ انعام الرحمٰن آزاد اور چھ بیٹیاں بھی ہیں،آپ کے بڑے فرزند اور جامعہ دارالعلوم حنفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحمٰن آزاد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی،جس میں کثیر تعداد میں علماء وطلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں نے شرکت کی۔بعدازاں جامعہ دارالعلوم حنفیہ میں مخصوص احاطہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس مولانا طلحہ رحمانی کے مطابق مولانا فیض اللہ آزاد مرحوم کے انتقال پر قائدین وفاق المدارس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی،مولانا انوارالحق حقانی،مولانا محمد حنیف جالندھری،مولانا سید سلیمان بنوری،مولانا عبیداللہ خالد،مولانا سعید یوسف،مولانا امداداللہ یوسف زئی،مولانا حسین احمد،مولانا قاضی عبدالرشید،مولانا صلاح الدین ایوبی،مولانا قاری عبدالرشید،مولانا محمد خالد،مولانا قاری حق نواز،مفتی محمد طیب،مولانا عبدالرزاق زاہد،مفتی محمد انس عادل،مولانا عبدالستار سمیت دیگر نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی وعلمی اور سماجی خدمات کوخراجِ تحسین پیش کیا،اور متعلقین ومحبین سمیت اہل مدارس سے خصوصی دعاؤں کے اہتمام کی اپیل بھی کی۔

کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو ہراساں کرنا افسوسناک ہے

اسلام آباد/کراچی (21مارچ2022ء) کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو ہراساں کرنا افسوسناک ہے،اتحاد تنظیمات مدارس اور حکومت کے مابین طے شدہ معاہدوں سے انحراف مزید مسائل کو جنم دے گا،معاہدے کے مطابق دینی مدارس سے کوائف صرف وزارت تعلیم طے شدہ شیڈول اور طریقہ کار کے مطابق لے سکتی ہے،دیگر اداروں کے اہلکار کوائف کے لیے وزارت تعلیم سے رجوع کریں،اعلیٰ حکام مختلف سرکاری اداروں کے اہلکاروں کی مدارس کے ذمہ

داران کو ہراساں اور پریشان کرنے کی اطلاعات کا فوری نوٹس لیں ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین مولانا حافظ فضل الرحیم، مولانا انوارالحق حقانی اور مولانا محمد حنیف جالندھری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔انہوں نے کہا ملک کے مختلف علاقوں سے اطلاعات اور شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ مختلف سرکاری اداروں کے اہلکار مدارس کے منتظمین اور اساتذہ وطلبہ کو کوائف طلبی کے نام پر پریشان اور ہراساں کر رہے ہیں۔مدارس کے منتظمین سے طے شدہ معاہدوں کے منافی سوالات پوچھے جا رہے ہیں۔ وفاق المدارس کے قائدین نے اعلی حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ صورت حال کا فوری نوٹس لیں۔وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس کے مابین ہونے والے معاہدے کے مطابق صرف وزارت تعلیم کے نمائندگان طے شدہ طریقہ کار اور شیڈول کے مطابق دینی مدارس سے کوائف حاصل کر سکتے ہیں دیگر ادارے کوائف کے لیے وزارت تعلیم سے رجوع کریں۔

مولانا مفتی فیاض الرحیم کی رحلت

اسلام آباد/کراچی/ملتان (14 مارچ 2022ء) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے ساؤتھ افریقہ کے ممتاز عالم دین مفتی فیاض الرحیم کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی رحلت کو عالم اسلام بالخصوص ساؤتھ افریقہ کے لیے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔سرپرست وفاق المدارس مولانا فضل الرحیم، نائب صدر وفاق مولانا انوارالحق، ناظم اعلی وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری اور دیگر قائدین وفاق المدارس نے مفتی فیاض الرحیم کے لواحقین وپسماندگان سے مسنون تعزیت کرتے ہوئے ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی اور جملہ اہل مدارس ومساجد سے بھی دعاؤں کی اپیل کی۔دریں اثناء جامعہ خیرالمدارس ملتان میں ممتحنین اعلی وامتحانی کمیٹی کے اجلاس میں مفتی صاحب کی روح کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور دعا کی گئی۔ناظم اعلی وفاق المدارس نے شرکائے اجلاس کو بتایا کہ مفتی صاحب کا تعلق کراچی سے تھا۔میرے ہم سبق، انتہائی باصلاحیت، قابل اور ممتاز عالم دین تھے۔فراغت کے بعد دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں کچھ عرصہ کے لیے آسٹریلیا میں مقیم رہے بعدازاں ساؤتھ افریقہ تشریف لے گئے۔عربی اور انگریزی زبان میں درس دیتے،ساری زندگی طلبہ دین کی خدمت میں گزاری، مختصر سے عرصے میں ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں میں بنین اور بنات کے لئے جامعات اور ادارے قائم کئے، اللہ تعالی نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

باسمہ تعالیٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کے سالانہ امتحانات منعقدہ 1443ھ/2022ء کے نتائج کا اعلان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت درجہ کتب کے سالانہ امتحانات بتاریخ 24 تا 29 رجب المرجب 1443ھ مطابق 26 فروری تا 3 مارچ 2022ء بروز ہفتہ تا جمعرات منعقد ہوئے۔

صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ناظم اعلیٰ وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ''وفاق المدارس'' سے ملحق دینی مدارس و جامعات کے سالانہ امتحان برائے سال 1443ھ/2022ء کے نتائج کا اعلان مورخہ 31 مارچ 2022ء مطابق 27 شعبان المعظم 1443ھ بروز جمعرات کر دیا ہے۔

امسال ملک بھر میں طلبہ و طالبات کے درجہ کتب کے کل 2578 امتحانی مراکز قائم کیے گئے تھے۔ جن میں نگران اعلیٰ (سپرنٹنڈنٹ) اور معاون نگرانوں کی مجموعی تعداد 17791 تھی۔ کتب کے امتحانات میں شرکت کرنے والے مدارس کی کل تعداد 9464 جبکہ حفظ القرآن الکریم کے امتحان میں شرکت کرنے والے مدارس کی تعداد 9873 تھی۔

تمام درجات میں 468782 طلبہ و طالبات کے داخلے وصول ہوئے۔ جن میں سے 451396 نے امتحانات میں شرکت کی۔ ان شرکاء میں سے 385700 نے کامیابی حاصل کی اور 65696 ناکام ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر نتیجہ 85.4 فیصد رہا۔ وفاق المدارس کی ویب سائٹ www.wifaqulmadaris.org اور کسی بھی موبائل سروس سے بذریعہ SMS نتیجہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات 1443ھ 2022ء میں کامیابی کا تناسب درج ذیل ہے

کل داخلہ	شرکاء امتحان
468782	451396

شعبہ	شرکاء	کامیاب	ناکام	نتیجہ فیصد
درس نظامی بنین	125705	99557	26148	79.2%
درس نظامی بنات	241712	205185	36527	84.9%
حفظ بنین	69785	67325	2460	96.5%
حفظ بنات	14194	13633	561	96.0%
کل تعداد	451396	385700	65696	85.4%

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں ملکی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1443ھ/2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6966	محمد واسل	محمد سعید	کراچی	جامعہ اشرف المدارس کراچی	582
دوم	5815	ندیم اللہ	فرمان اللہ	بنوں	جامعہ دارالعلوم کراچی	581
سوم	5925	محمد عارف	محمد اصغر	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	578

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6822	سید محمد حماد کریم	سید محمد احتشام کریم	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	592
دوم	2342	محمد	میاں جان	مہمند	جامعہ دارالھدیٰ زیدآباد پشاور	589
سوم	6876	محمد عزیر	گل کریم	چارسدہ	جامعہ دارالعلوم کراچی	578

درجہ عالیہ دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	14635	محمد ابراہیم	عادل ریحان	ملتان	جامعہ صدیق اکبر ابدالی مسجد ملتان	593
دوم	12481	محمد شاہد	سعد اللہ خان	ڈیرہ اسماعیل خان	جامعہ بیت السلام سکھر چکوال	589
سوم	10803	عطاء اللہ ملکی بلوچ	دین محمد ملکی بلوچ	کراچی	جامعہ نعمانیہ لیاری ٹاؤن کراچی	587

درجہ عالیہ اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7513	محمد سلیمان	امیر رحمان	لوئر دیر	جامعہ فاروقیہ حاجی آباد بلامبٹ لوئر دیر	600
دوم	1253	محمد جمیل	حافظ حیات اللہ	موسیٰ خیل	جامعہ دارالعلوم صدیقیہ مسلم اتحاد کالونی کوئٹہ	597
سوم	9741	محمد عمر	محمد انور	ٹھٹھہ	جامعہ دارالعلوم کراچی	595
سوم	11656	احمد	یار محمد	لسبیلہ	جامعۃ الصفہ سعید آباد کراچی	595
سوم	1642	عبدالوکیل	عبدالعزیز	زیارت	مدرسہ عربیہ عبداللہ ابن عباس محلہ گاڑی ملا کوئٹہ	595

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	22130	محمد اسعد	محمود حسن	ملتان	جامعہ خیر المدارس ملتان	600
دوم	3023	نذیر احمد	غلام رسول	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام کباڑی مارکیٹ کوئٹہ	597
سوم	5170	عطاء الرحمٰن	شیر گل	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	596
سوم	17859	سید عمر علی	سید آصف علی	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	596

درجه ثانویه عامه بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12945	محمد داؤد	محمد شفیع	مردان	مدرسہ عربیہ عبداللہ بن مسعود پپیاں ہری پور	600
دوم	25757	اسرار گل	غازی رحمان	باجوڑ	جامعہ بیت السلام سلہر چکوال	599
دوم	25795	محمد انظر	محمد اکبر	ڈیرہ اسماعیل خان	جامعہ بیت السلام سلہر چکوال	599
دوم	25822	محمد سعد	ناصر محمود	راولپنڈی	جامعہ بیت السلام سلہر چکوال	599
سوم	7657	سجاد احمد	نثار احمد	پشاور	جامعہ دارالھدیٰ زیدآباد پشاور	597
سوم	22148	محمد عاصم	غضنفر علی	سیالکوٹ	مدرسۃ الانوار للعلوم الاسلامیہ والعصریہ گلشن اقبال کراچی	597
سوم	25796	محمد طلحہ اعوان	ملک ظفر اقبال اعوان	چکوال	جامعہ بیت السلام سلہر چکوال	597
سوم	25809	ضیاء الرحمان	محمد یعقوب خان	ہری پور	جامعہ بیت السلام سلہر چکوال	597
سوم	25817	سعد السمیع مہر	مہر نواز	ہری پور	جامعہ بیت السلام سلہر چکوال	597

درجه متوسطه بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	591	جمشید احمد	عبدالقیوم	پشین	جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم فیض آباد پشین	680
دوم	9179	نفیس احمد	صغیر احمد	نوشہرو فیروز	مدرسہ فاروقیہ النور ٹاؤن لاہور	656
سوم	9624	منصب ریاض	محمد ریاض	بہاولپور	جامعہ خیر المدارس ملتان	652
سوم	3800	فیض اللہ	حاجی اللہ نور	کوئٹہ	مدرسہ دارالعلوم کچلاک کلی ستزر خیلان کوئٹہ	652

دراسات دینیه سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	24438	محمد عارف	عبدالقادر	چارسدہ	جامعہ عبداللہ بن مسعود بہلولہ ڈھ چارسدہ	573
دوم	24090	منیر احمد	اللہ دتہ	جھنگ	دارالعلوم محمدیہ جامعہ خدیجۃ الکبریٰ اٹھارہ ہزاری جھنگ	552
سوم	24424	نور محمد خان	عبدالاکبر خان	پشاور	جامعہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی ٹاؤن پشاور	545

دراسات دینیه سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	23111	اشفاق احمد	محمد حسین	بہاولنگر	جامعہ اسلامیہ عربیہ قادریہ محمد پور سنساراں بہاولنگر	675
دوم	22375	آفاق احمد خان	ممتاز احمد خان	خوشاب	مدرسہ سیدنا حسن جوہر آباد خوشاب	670
سوم	21966	فہد اسماعیل	محمد اسماعیل	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	657

درجه تجوید للعلماء 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8107	عزیر اقبال	ارشد اقبال	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	599
دوم	8264	عبدالوہاب	محمد اسماعیل	چارسدہ	معہد الصدیق للدراسات الاسلامیہ صوابی	598
سوم	8108	خلیل احمد	عبدالصمد	صوابی	جامعہ عثمانیہ پشاور	596

درجه تجوید للحفاظ 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6690	محمد ابوبکر	اللہ وسایا	لیہ	جامعہ اشرف المدارس لیہ	597
دوم	7118	محمد معاویہ	افتخار حسین	شیخوپورہ	جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد	596
دوم	5700	محمد حسان	محمد حنیف	مظفر گڑھ	جامعہ عربیہ اڈہ محمود کوٹ مظفر گڑھ	596
سوم	5331	سہیل احمد	رحم زادہ	ہری پور	مدرسہ دارالتجوید المالکیہ میٹرول کراچی	595
سوم	7226	سید محمد ضہیب شاہ	سید امجد حسین شاہ	ڈیرہ غازیخان	جامعہ اسلامیہ محمدیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد	595
سوم	6650	سراج الدین	محمد نصیر	بھکر	مدرسہ عربیہ خلفاء راشدین میانوالی	595

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں ملکی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست

درجہ عالمیہ دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2759	سائرہ کنول	رحمت حسین	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات تو تھیہ جدید پشاور	583
دوم	19796	ام ایمن	عتیق الرحمن	راولپنڈی	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میکی ڈھوک اٹک	579
سوم	15411	سیدہ مدیحہ	سید افضل	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	577

درجہ عالمیہ اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2102	ماریہ محمود	سید محمود	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	583
دوم	21541	کلثوم عمران	عمران خان اقبال	لاہور	جامعہ بناء العلم رائیونڈ لاہور	572
سوم	21536	ثناء اصغر	اصغر علی	قصور	جامعہ بناء العلم رائیونڈ لاہور	569

درجہ عالیہ دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	26413	ام کلثوم	ولی اللہ خان	مانسہرہ	مدرسہ انوار الصحابیات رنگیل کو نیچر لاہور	594
دوم	21115	ناعمہ	سیف الرحمان	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات دھنی بخش بروہی گوٹھ کراچی	584
سوم	3593	سلمٰی	عبدالرؤف	پشاور	جامعۃ العلوم للبنات حیات آباد پشاور	581

درجہ عالیہ اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7223	صدف نور	نور محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	599
دوم	4353	سدرہ سید	سید مسرت شاہ	پشاور	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات زریاب کالونی پشاور	592
سوم	7224	حسنٰی بی بی	عباس خان	افغانستان	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	589
سوم	4665	بشرٰی	محمد مختیار	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات تو تھیہ جدید پشاور	589

درجہ خاصہ دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28166	سلمٰی بی بی	یوسف خان	پشاور	جامعہ عربیہ للبنات کا کشال شریف آباد پشاور	597
دوم	17480	ملیحہ ساجد	محمد ساجد	مردان	مدرسہ ام کلثوم للبنات پار ہوتی مردان	596
سوم	39379	فضاء ارشد	محمد ارشد جاوید	فیصل آباد	جامعہ دار القرآن مسلم ٹاؤن فیصل آباد	595
سوم	32188	شائستہ طارق	محمد طارق	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	595

درجہ خاصہ اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28219	سنہری بی بی	عبدالرحمان	سوات	جامعہ دار المحصنات للبنات ٹیٹارہ نوشہرہ	599
دوم	54612	ثناء جان	جان محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	598
سوم	40878	نازش بیگم	سیار خان	مردان	جامعہ سیدہ امامہ للبنات چارگلی رستم مردان	597

درجہ تجوید للعالمات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10503	مسرت شاہین	ہدایت اللہ	بنوں	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات عمر دین کلے کرک	593
دوم	9294	فاطمہ	امتیاز	نوشہرہ	دار العلوم اسلامیہ اضاخیل بالا نوشہرہ	588
دوم	9816	منتہیٰ جاوید	محمد جاوید خان	لکی مروت	جامعہ حنفیہ للبنات تجوڑی لکی مروت	588
دوم	10662	عطیہ صوفی	عبدالمعید	کرک	جامعہ بیت العلوم للبنات صابر آباد کرک	588
سوم	10053	نازش	صوبیدار	کوہاٹ	جامعہ شریعۃ الاسلام للبنات ملک سمندر خان کوہاٹ	585

درجہ تجوید للحافظات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	40	عائشہ بی بی	طارق اللہ	چارسدہ	جامعہ دار العلوم اسلامیہ چارسدہ	597
دوم	120	خلود بشریٰ	محمد آدم خان	راولپنڈی	جامعہ عربیہ اسلامیہ گلستان کالونی راولپنڈی	589
سوم	9	طوبیٰ بتول	حفیظ احمد	باغ	مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہراء ریڑہ باغ	586

دراسات دینیہ سال دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	18713	گلزارہ عباس	محمد عباس	شیخوپورہ	مدرسہ ام المومنین سیدہ حفصہ رحمان آباد شیخوپورہ	584
دوم	14579	کشف ناز	عبدالستار انصاری	سانگھڑ	جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم سانگھڑ	583
سوم	16873	ثناء بی بی	محمد اشرف	گوجرانوالہ	جامعۃ الخلیل پھان پور گوجرانوالہ	579

دراسات دینیہ سال اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2306	عمارہ ثاقب	سلمان ثاقب	سکھر	جامعہ اشرفیہ سکھر	693
دوم	8398	عائشہ مریم	لیاقت	وہاڑی	جامعہ خالد بن ولید وہاڑی	678
سوم	11997	عالیہ امان	امان اللہ	لاہو	جامعہ اشرفیہ کالج لاہور	677

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (سندھ)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6966	محمد واسل	محمد سعید	کراچی	جامعہ اشرف المدارس کراچی	582
دوم	5815	ندیم اللہ	فرمان اللہ	بنوں	جامعہ دار العلوم کراچی	581
سوم	5925	محمد عارف	محمد اصغر	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	578

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6822	سید محمد حماد کریم	سید محمد احتشام کریم	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	592
دوم	6876	محمد عزیر	گل کریم	چارسدہ	جامعہ دار العلوم کراچی	578
سوم	6802	مصدیق احمد خان قندھاری	شفیق احمد خان قندھاری	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	577

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10803	عطاء اللہ مگسی بلوچ	دین محمد مگسی بلوچ	کراچی	جامعہ نعمانیہ، میوہ شاہ روڈ لیاری ٹاؤن کراچی	587
دوم	11311	محمد سبحان	عرفان احمد	کراچی	جامعہ الہیہ لیاقت آباد کراچی	585
سوم	9760	واجد علی	لیاقت علی	کوہستان	جامعہ دار العلوم کراچی	584

درجہ عالیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9741	محمد عمر	محمد انور	ٹھٹھہ	جامعہ دار العلوم کراچی	595
اول	11656	احمد	یار محمد	لسبیلہ	جامعۃ الصفہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی	595
دوم	9722	جہانگیر شاہ	شاہ محمد شاہ	جیکب آباد	جامعہ دار العلوم کراچی	594
سوم	9707	محمد یمان	روح الامین	شانگلہ	جامعہ دار العلوم کراچی	591
سوم	12064	نیکدار علی	شمس الحق	بونیر	جامعہ اسلامیہ منبع العلوم، منگھوپیر کراچی	591
سوم	12016	عطاء اللہ	اسد اللہ	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	591

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	17859	سید عمر علی	سید آصف علی	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	596
دوم	18128	عبد الرحمان	محمد اعجاز	سانگھڑ	جامعہ بیت السلام کراچی	595
دوم	18140	عثمان اللہ	محب گل	شانگلہ	جامعہ بیت السلام کراچی	595
سوم	16521	محمد فہد	محمد انوار	کراچی	معہد الشیخ زکریا ٹرسٹ دہلی کالونی کراچی	594

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	22146	محمد عاصم	غضنفر علی	سیالکوٹ	مدرسۃ الانور للعلوم الاسلامیہ والعصریہ گلشن اقبال کراچی	597
دوم	21794	عبدالحیط	محمد شفیع چندریگر	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	596
دوم	24675	محمد سالم نذیر	محمد نذیر	نیلم	جامعہ بیت السلام کراچی	596
سوم	21111	سید عبدالواسع	سید عبدالواجد	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	595

درجہ متوسطہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7038	سفیان	جعفر عالم	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	644
دوم	7069	محمد دانش	محمد ایاز	استور	جامعہ دارالعلوم کراچی	642
سوم	7071	عمر عثمان	عطاء الرحمان	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	614

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (پنجاب)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9533	محمد نواز	محمد اسلم	خانیوال	جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	575
دوم	1031	محمد جمال	محمد زمین	صوابی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ ہائی وے سٹاپ سوہان اسلام آباد	566
سوم	11337	محمد شاکر رزاق	عبدالرزاق	مظفر گڑھ	جامعہ خیر المدارس ملتان	542

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10884	محمد راضی	وہاب	دیامر	پراچہ جامعۃ الاسلامیہ پراچہ آباد انجرا اٹک	563
دوم	9504	عبدالرزاق	فلک شیر	خانیوال	جامعہ معہد الفقیر الاسلامی جھنگ	538
سوم	9153	حامد علی خان	اشرف علی خان	بنوں	جامعہ عربیہ تدریس القرآن لالہ رخ واہ کینٹ راولپنڈی	536
سوم	10949	حسین احمد	سید محمد	خیبر	جامعہ دارالعلوم خلفائے راشدین ویسہ اٹک	536

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	14635	محمد ابراہیم	عادل ریحان	ملتان	جامعہ صدیق اکبر ابدالی مسجد ملتان	593
دوم	12481	محمد شاہد	سعد اللہ خان	ڈیرہ اسماعیل خان	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	589
سوم	12989	محمد زین العابدین	محمد اقبال احمد	مظفر گڑھ	جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	586

درجہ عالیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2111	حبیب اللہ	حمید الحق	مالاکنڈ	معہد العلوم الاسلامیہ مری بائی وے اسلام آباد	591
دوم	12824	محمد عمر	الطاف حسین	چکوال	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	589
سوم	13407	عکراش	حافظ سجاد	سیالکوٹ	جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	588

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	22130	محمد اسعد	محمود حسن	ملتان	جامعہ خیر المدارس ملتان	600
دوم	18997	محمد نعمان	محمد زرین خان	مانسہرہ	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	594
سوم	19823	عبید الرحمن احمد	محمد احمد	خانیوال	جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	591
سوم	18995	محمد حارث	شبیر احمد عابد	چکوال	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	591

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	25757	اسرار گل	غازی رحمان	باجوڑ	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	599
اول	25795	محمد انظر	محمد اکبر	ڈیرہ اسماعیل خان	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	599
اول	25822	محمد سعد	ناصر محمود	راولپنڈی	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	599
دوم	25796	محمد طلحہ اعوان	ملک ظفر اقبال اعوان	چکوال	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	597
دوم	25809	ضیاء الرحمان	محمد یعقوب خان	ہری پور	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	597
دوم	25817	سعد اسمیع مہر	مہر نواز	ہری پور	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	597
سوم	25837	محمد کامران	نصیر خان	ٹانک	جامعہ بیت السلام سلھر چکوال	596
سوم	27517	حافظ محمد بن ندیم	محمد ندیم	لاہور	جامعہ آس اکیڈمی ہیکن ہاؤس سوسائٹی لاہور	596

درجہ متوسطہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9179	نفیس احمد	صغیر احمد	نوشہرو فیروز	مدرسہ فاروقیہ مسجد ابوبکر صدیق النور ٹاؤن لاہور	656
دوم	9624	منصب ریاض	محمد ریاض	بہاولپور	جامعہ خیر المدارس ملتان	652
سوم	8753	محمد عبداللہ	عبدالمجید	ڈیرہ غازی خان	جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	640

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (بلوچستان)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	395	محمد اشرف	شیر خان	کوئٹہ	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	545
دوم	146	شمس اللہ	عبدالحی	پشین	جامعہ عربیہ ریاض العلوم کلی ریکی کاریزات پشین	507
سوم	571	محمد ہاشم	عبدالرحیم	پشین	دارالعلوم ہاشمیہ کلی عمر کوئٹہ	503

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	604	ربیع اللہ	مولوی عبدالبصیر	کوئٹہ	جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ بادیزئی ٹاؤن کوئٹہ	561
دوم	732	محمد اکبر شاہ	محمد یوسف	کوئٹہ	جامعۃ العلوم الشرعیہ بلوچ کالونی مشرقی بائی پاس کوئٹہ	533
سوم	746	سیف الرحمان	فدا محمد	میدان	جامعہ اسلامیہ شمس العلوم غازی آباد کوئٹہ	530

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1448	حفیظ اللہ	مفتی روح اللہ	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ عبداللہ ابن عباس، سریاب لنک روڈ کوئٹہ	584
دوم	1213	عبدالمالک	شیر محمد	کوئٹہ	جامعہ اسلامیہ شمس العلوم غازی آباد کوئٹہ	569
سوم	1082	عابد اللہ	لاجبر خان	چارسدہ	جامعہ دارالعلوم صدیقیہ مسلم اتحاد کالونی کوئٹہ	564

درجہ عالیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1253	محمد جمیل	حافظ حیات اللہ	موسیٰ خیل	جامعہ دارالعلوم صدیقیہ مسلم اتحاد کالونی کوئٹہ	597
دوم	1642	عبدالوکیل	عبدالعزیز	زیارت	مدرسہ عربیہ عبداللہ ابن عباس، سریاب لنک روڈ کوئٹہ	595
سوم	1659	عبدالرحمن	محمد رسول	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ عبداللہ ابن عباس، سریاب لنک روڈ کوئٹہ	593

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3023	نذیر احمد	غلام رسول	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام مشن روڈ کوئٹہ	597
دوم	552	محمد جمشید	سید ہدایت اللہ	پشین	دارالعلوم حرمزئی پشین	594
سوم	1770	محمد نسیم	عبدالواسع	قلعہ عبداللہ	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	580

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4927	شفیع اللہ	محمد طیب	کوئٹہ	مدرسہ دارالعلوم صفہ چلاک کوئٹہ	596
دوم	5165	محمد قاسم	عبدالغفور	قلعہ عبداللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام مشن روڈ کوئٹہ	595
سوم	1671	ثناء اللہ	مولوی گلاب شاہ	پشین	جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم پشین	594
سوم	2750	سعد الدین	مولوی عبدالحق	قلعہ عبداللہ	جامعہ عربیہ تبلیغی مرکز مسجد قباء کالج روڈ چمن	594

درجہ متوسطہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	591	جمشید احمد	عبدالقیوم	پشین	جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم پشین	680
دوم	3800	فیض اللہ	حاجی اللہ نور	کوئٹہ	مدرسہ دارالعلوم کچلاک گلی سنزر خیلان کوئٹہ	652
سوم	581	عبدالواسع	شیر محمد	پشین	جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم پشین	648

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (خیبر پختونخوا)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2442	محمد ابرار	خیبر گل	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	570
دوم	2427	کلیم اللہ	اسد اللہ	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	568
سوم	4306	محمد علی	سید رحیم	صوابی	دارالعلوم مظہر العلوم ڈاگئی صوابی	565

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2342	محمد	میاں جان	مہمند	جامعہ دارالہدیٰ کوہاٹ روڈ زید آباد پشاور	589
دوم	1431	افتخار احمد	اقبال روان خان	شانگلہ	جامعہ دارالعلوم حقانیہ نوشہرہ	572
سوم	2112	جلال احمد	سپین گل	اورکزئی	جامعہ عثمانیہ پشاور	566

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3042	محمد عثمان	مختیار احمد	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	580
دوم	3213	محمد ابوبکر	فضل وہاب	مالاکنڈ	جامعہ عثمانیہ پشاور	566
سوم	3490	مغفور اللہ	نصیب الرحمان	خوست	دارالعلوم نعمانیہ محلہ گلاب خانہ نمک منڈی پشاور	558

درجہ عالیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7513	محمد سلیمان	امیر رحمان	لوئر دیر	جامعہ فاروقیہ حاجی آباد بلامبٹ لوئر دیر	600
دوم	3488	لطیف الرحمان	سراج الرحمان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	593
سوم	6429	احمد اللہ خان	عبدالجلیل خان	لکی مروت	جامعہ مدینۃ العلوم ورانہ شہید آباد کرک	585

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5170	عطاء الرحمن	شیر گل	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	596
دوم	12746	عبداللہ	تخی محمد	کوہاٹ	دارالعلوم حقانیہ سراجیہ پنڈی روڈ کوہاٹ	592
سوم	5179	عدنان آفریدی	سید رحمان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	589
سوم	8664	علقمہ فاروقی	محمود احمد	سوات	دارالعلوم نعمان بن ثابت مینگورہ سوات	589

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12945	محمد داؤد	محمد شفیع	مردان	مدرسہ عربیہ عبداللہ بن مسعود پنیاں ہری پور	600
دوم	7657	سجاد احمد	نثار احمد	پشاور	جامعہ دارالہدیٰ کوہاٹ روڈ زیدآباد پشاور	597
سوم	12025	محمد جنید	امداد الحق	سوات	دارالعلوم نعمان بن ثابت مینگورہ سوات	595
سوم	12027	ابرار احمد	محمد علی	سوات	دارالعلوم نعمان بن ثابت مینگورہ سوات	595

درجہ متوسطہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6237	شفیع اللہ	آورے خان	بنوں	مدرسہ فریدیہ سوکڑی جبار خان بنوں	649
دوم	6234	شبیر احمد	لائق خان	شمالی وزیرستان	مدرسہ فریدیہ سوکڑی جبار خان بنوں	643
سوم	5508	رحمت اللہ	حضرت غنی	اورکزئی	مدرسہ صدیقیہ نوتھیہ جدید صدر پشاور	638

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (آزاد کشمیر)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1067	عثمان نذیر	محمد نذیر	مانسہرہ	جامعہ سیدنا ابوہریرہ محلہ صادق آباد مظفر آباد	499
دوم	1054	ناصر قیوم	عبدالقیوم خان	سدھنوتی	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	484

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1358	نعیم سیاب	محمد سیاب خان	باغ	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	479

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2218	عمیر مظہر	مظہر سلیم خان	سدھنوتی	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	492

درجہ عالیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2538	آشان صغیر	محمد صغیر خان	پونچھ	مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم راولاکوٹ پونچھ	518
دوم	2534	جبران صابر	صابر حسین خان	پونچھ	مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم راولاکوٹ پونچھ	516
سوم	2559	برہان الحق	انعام الحق	جہلم ویلی	جامعہ تعلیم القرآن ہٹیاں بالا مظفرآباد	513

درجہ خاصہ دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3922	گل بہار شبیر	شبیر خان	کوٹلی	جامعہ سیدنا ابوہریرہ محلہ صادق آباد مظفرآباد	551
دوم	3869	عبدالحنان	محمد اسحاق خان	باغ	مدرسہ تجوید القرآن تبلیغ الاسلام دھیرکوٹ باغ	524
سوم	3875	عمیر یونس	محمد یونس خان	باغ	دارالعلوم تعلیم القرآن باغ	508

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1044	محمد عثمان	گل زادہ	باجوڑ	مدرسہ انوارالقرآن شفقوت جناح سٹریٹ میرپور	579
دوم	1037	عدنان تبسم	محمد آصف تبسم	پونچھ	مدرسہ اصحاب صفہ ومسجد خیرالوریٰ ڈڈیال میرپور	561
سوم	1025	احمد فیاض	محمد فیاض	کوٹلی	مدرسۃ العلوم الاسلامیہ وڑاں ناڑ کوٹلی	558

درجہ ثانویہ متوسطہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9867	شمس الزمان	محمد منیر خان	مظفرآباد	جامعہ سیدنا ابوہریرہ محلہ صادق آباد مظفرآباد	561

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (گلگت بلتستان)

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5484	سخاء الدین	فریادون	دیامر	جامعہ دارالعلوم تعلیم القرآن پیدان داس جگلوٹ گلگت	501
دوم	5472	انواراللہ	عباس خان	دیامر	جامعہ دارالعلوم غذر	496
سوم	5476	ولایت خان	بابور خان	دیامر	مدرسہ اشرف العلوم، محلہ خالد بن ولید بسین گلگت	483

درجہ عالیہ سال اول بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5959	جمشید عالم	محمد غفار	غذر	جامعہ دارالعلوم غذر	509

درجہ عامہ بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12714	بدرالدین	مولوی عبدالمتین	کوہستان	دارالعلوم فیض عام سلیمی پائین گاکوچ غذر	578
دوم	12708	سمیع الرحمان	مجیب الرحمان	دیامر	جامعہ دارالعلوم تعلیم القرآن پیدان داس جگلوٹ گلگت	564
سوم	12721	تعریف اللہ	محمد عالم	دیامر	جامعہ عربیہ دارالقرآن، ڈاکخانہ گماری داریل دیامر	527

درجہ متوسط بنین 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5995	انعام اللہ	میر ولی شاہ	دیامر	جامعہ دار العلوم غذر	566

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (سندھ)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15411	سیدہ مدیحہ	سید افضل	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	577
دوم	15797	مریم نفیس	نفیس احمد	کراچی	جامعہ نظامیہ للبنات نزد عباسی شہید ہسپتال ناظم آباد کراچی	571
سوم	16128	نزہت خان	عبد الستار خان	کراچی	جامعۃ الصفہ سعید آباد کراچی	569

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	16034	آسیہ	جہانگیر سجاد	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	568
دوم	16460	عطیہ	محمد جنید	کراچی	جامعہ خنساء للبنات فیڈرل بی ایریا کراچی	564
سوم	16465	ماریہ	محمد ناصر	کراچی	جامعہ خنساء للبنات فیڈرل بی ایریا کراچی	558
سوم	15419	اسماء عبد اللہ	عبد اللہ	شکار پور	جامعہ معارف الوحی للعلوم الاسلامیہ شکار پور	558

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	21115	ناعمہ	سیف الرحمان	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات بروہی گوٹھ گلشن معمار کراچی	584
دوم	21116	اسماء	اختر اللہ	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات بروہی گوٹھ گلشن معمار کراچی	575
سوم	19218	خدیجۃ الیسریٰ	شبیر احمد	بدین	جامعہ صدیق اکبر اکرم کالونی ٹنڈو الہ یار	569

درجہ عالیہ سال اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28847	فائزہ	محمد حسن	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	588
دوم	28518	عائشہ اقبال	محمد اقبال	حیدر آباد	جامعہ عربیہ شمس نور للبنات لطیف آباد نمبر 2 حیدر آباد	585
سوم	29139	عافیہ	مشتاق زمان	کراچی	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ محمد علی سوسائٹی کراچی	578

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	35169	ایمن سلیم	سلیم	کراچی	مرکز فہم الدین ڈیفنس فیز 4 کراچی	586
اول	34022	ماریہ	محمد عظیم	گھوٹکی	جامعۃ الصالحات للبنات شاہ فیصل اناج منڈی گھوٹکی	586
دوم	34063	طوبیٰ	محمد صابر	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	583
دوم	35384	مبشرہ	محمد منیر	کراچی	جامعہ علی المرتضیٰ الاسلامیہ عرفات ٹاؤن ناظم آباد کراچی	583
سوم	34524	قرۃ العین	محمد بشیر	منڈی بہاؤالدین	جامعۃ القرآن الکریم یوسفیہ للبنات شانتی نگر ڈالمیا کراچی	582

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8490	ثانیہ گل	امجد شہزاد	کراچی	مرکز فہم الدین ڈیفنس فیز 4 کراچی	594
دوم	7156	طوبیٰ	حافظ غلام مصطفےٰ	پاکپتن	جامعہ صدیقیہ ناتھا خان گوٹھ شاہ فیصل کالونی کراچی	592
سوم	6256	امامہ	حسن	سانگھڑ	جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم سانگھڑ	588
سوم	8494	اریبہ	محمد زبیر	کراچی	مرکز فہم الدین ڈیفنس فیز 4 کراچی	588
سوم	8071	یاسمین	محمد ادریس	کراچی	جامعہ فاطمہ للبنات گارڈن ایسٹ کراچی	588

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (پنجاب)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	19796	ام ایمن	عتیق الرحمان	راولپنڈی	جامعہ فاطمہ الزہراء للبنات میکی ڈھوک فتح جنگ اٹک	579
دوم	18049	عمارہ صدیقہ	محمد قاسم	فیصل آباد	جامعہ اسلامیہ عربیہ غلام محمد آباد فیصل آباد	566
دوم	18052	رابعہ آصف	محمد آصف رشید خاں	شیخوپورہ	جامعہ اسلامیہ عربیہ غلام محمد آباد فیصل آباد	566
سوم	21282	اقصیٰ سرور	محمد سرور	لاہور	مدرسہ انوار الصحابیات رئیل کوٹیجز لاہور	564

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	21541	کلثوم عمران	عمران خان اقبال	لاہور	جامعہ بناء العلم رائے ونڈ لاہور	572
دوم	21536	ثناء اصغر	اصغر علی	قصور	جامعہ بناء العلم رائے ونڈ لاہور	569
سوم	20924	حرا ساجد	محمد ساجد	ملتان	جامعۃ العلوم الاسلامیہ دولت گیٹ ملتان	567

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	26413	ام کلثوم	ولی اللہ خان	مانسہرہ	مدرسہ انوار الصحابیات رئیل کوٹیجز لاہور	594
دوم	23266	مریم صدیقہ	محمد طیب	سیالکوٹ	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ بنات الاسلام محلہ سلیم پورہ سمبڑیال سیالکوٹ	571
سوم	24324	عائشہ فاروق	بابر عمران	بہاولنگر	دار العلوم اشرفیہ مسجد ابراہیم فورٹ عباس بہاولنگر	569

درجہ عالیہ سال اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	34770	فاطمہ داؤد	داؤد شاہ	کوہاٹ	جامعہ بناء العلم رائے ونڈ لاہور	580
دوم	34627	فاطمہ مبشر	مبشر صدیق	لاہور	جامعہ زینب اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور	578
سوم	35351	برکہ بنت حسن	حسن ندیم	لاہور	جامعہ فاطمہ الزہراء گارڈن ٹاؤن برکت مارکیٹ لاہور	575
سوم	26652	عائشہ	شوکت علی	فیصل آباد	جامعہ عبداللہ بن عمر ایوب کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد	575
سوم	31667	سیدہ جویریہ فرخ	سید فرخ ریاض	گجرات	مدرسہ عربیہ للبنات محلہ مدنی بالمقابل مکی مسجد گجرات	575

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28166	سلمٰی بی بی	یوسف خان	پشاور	جامعہ عربیہ للبنات کاکشال مسجد حنیف شریف آباد پشاور	597
دوم	17480	ملیحہ ساجد	محمد ساجد	مردان	مدرسہ ام کلثوم للبنات نیو شاملات بارہولی مردان	596
سوم	32188	شائستہ طارق	محمد طارق	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	595

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28219	سنہری بی بی	عبدالرحمان	سوات	جامعہ دارالمحصنات گاؤں ٹیٹارہ تاروجبہ پبی نوشہرہ	599
دوم	54612	ثناء جان	جان محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	598
سوم	40878	نازش بیگم	سیار خان	مردان	جامعہ سیدہ امامہ للبنات چارگلی رستم مردان	597

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (آزاد کشمیر)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1143	لبیبہ خانم	عبدالوہاب خان	باغ	جامعہ حسنین نعمان پورہ باغ	537
دوم	1266	مبین اختر	بشیر احمد	ہٹیاں بالا	جامعہ تعلیم القرآن ہٹیاں بالا مظفر آباد	522
سوم	1130	حفصہ صابر	صابر حسین	پونچھ	جامعہ حسنین نعمان پورہ باغ	484

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1308	سیرت فاطمہ	طاہر ندیم رانا	مظفر آباد	جامعہ ادارہ دراسات اسلامیہ محلہ پلیٹ مظفر آباد	544
دوم	1354	مقدس رمضان	محمد رمضان خان	پونچھ	جامعہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ بھمبر	508
سوم	1295	بلقیس مرزا	عبدالقیوم	مظفر آباد	جامعہ سیدہ زینب للبنات لوئر پلیٹ مظفر آباد	499

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1703	زوبیہ جنت	جنت حسین	سدھنوتی	جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ چھتر دومیل مظفر آباد	518
دوم	1485	سیدہ سمیہ بشیر	سید بشیر حسین شاہ	پونچھ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات پرانی کچہری باغ	514
سوم	1472	عائشہ بیگم	شوکت حیات	باغ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات پرانی کچہری باغ	506

درجہ عالیہ سال اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2243	اقصیٰ زبیر	محمد زبیر خان	مظفر آباد	مدرسہ سیدہ عائشہ صدیقہ گاؤں بچھاڑ کلیاں مظفر آباد	497
دوم	2020	صدف منظور	راجہ منظور حسین خان	باغ	جامعہ حسنین نعمان پورہ باغ	493
سوم	2240	شازیہ بی بی	محبوب حسین شاہ	مظفر آباد	مدرسہ سیدہ عائشہ صدیقہ گاؤں بچھاڑ کلیاں مظفر آباد	485

درجہ خاصہ دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3148	بشریٰ کوثر	عبداللہ	میرپور	مدرسہ محمدیہ الاسلامیہ مسکین پور چک سواری میرپور	537
دوم	2977	عفرا مختار جہانگیری	مختار احمد جہانگیری	بٹیاں بالا	جامعہ تعلیم القرآن بٹیاں بالا مظفرآباد	521
سوم	2759	اریحا وحید	وحید احمد خان	سدھنوتی	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	515

درجہ خاصہ اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4702	خضریٰ صابر	محمد صابر کیانی	مظفرآباد	مدرسہ سیدہ عائشہ صدیقہ گاؤں بھاڑکلیاں مظفرآباد	573
دوم	4718	لائبہ محمود	محمود احمد فاروقی	مظفرآباد	جامعہ اشاعت القرآن محلہ شاہناڑ توحیدی مظفرآباد	566
سوم	4367	فرزانہ بیگم	نورافسر خان	باغ	جامعہ احسن العلوم للبنات مرکزی جامع مسجد باغ	562

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1443ھ/2022ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (گلگت بلتستان)

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10856	فوزیہ	بشیر احمد	دیامر	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	493

درجہ عالیہ سال اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15080	عروۃ الوثقیٰ	نثار احمد	گلگت	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	497
دوم	15133	شاکمین بی بی	غازی جان	غذر	جامعہ دارالعلوم غذر	486

درجہ خاصہ دوم بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	13317	کلثوم اسلام	عبدالسلام	دیامر	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	521
دوم	13290	مہناس	عبداللطیف	دیامر	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	496
سوم	13318	عباء	حضرت بلال	گلگت	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	493

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1443ھ/ 2022ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5150	ماجدہ	عبدالخالق	گھانچے	جامعہ اسلامیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو	488
دوم	5330	نوشین عظیم	عظیم اللہ	استور	مدرسۃ البنات ڈکوٹ گوریکوٹ استور	486
سوم	5068	حبیبہ اکرم	محمد اکرم بٹ	دیامر	جامعہ مرکز الاسلامی فاطمۃ الزہراء نورکالونی جٹیال گلگت	484